کی کوشش اور سعی کے بعد میں ملک کی خدمت میں "محبوب الاخلاق" پیش کرنیکی عزت
ہوں۔ اگرچہ اس قسم کی کتابیں اردو زبان میں موجود ہیں۔ مگر صرف اسی وجہ سے "محبوب
کی اشاعت غیر ضروری نہیں سمجھی جا سکتی۔ کسی زبان میں ایک سبجکٹ پر متعدد کتب
یا تصنیف ہونا اُس زبان کو اور وقیع کرتا ہے۔ اور اس عام قاعدے سے اردو مستثنیٰ نہ
"محبوب الاخلاق" کی تعریف میں کچھ کہنا میرے لئے زیبا نہیں۔ مدح وذم کرنیکا
منصف مزاج ناظرین ہی کو سمجھتا ہوں۔ ہاں یہ عرض کر دینا مناسب ہوگا۔ کہ میں نے اس
ہر دلعزیز بنانے میں اپنی طرف سے کوئی بات اٹھا نہیں رکھی۔ اردو۔ فارسی۔ عربی ا
کتب سے یہ اقوال جمع کئے گئے ہیں۔ اور اقوال کے ساتھ قائلوں کے نام بھی لکھدیے
صرف آخری حصہ میں یہ التزام قایم نہیں رہسکا۔ واضح رہے کہ قایلین کے نام لکھنے
رعایت ترتیب ملحوظ نہیں رکھی گئی اور نہ ہی اسکی کوئی ضرورت تھی۔

بہرحال "محبوب الاخلاق" آپ کے ملاحظہ میں پونچتی ہے۔ اگر میری کوشش آ
نزدیک مسلم ہے تو حوصلہ افزائی کیجئے ورنہ ایک ہیچ میرز مولف کی بے بضاعتی پر نظر
فروگذاشتوں سے چشم پوشی فرمایئے السعی منی والاتمام من اللہ فقط

۲۴ شوال المکرم سنہ ۱۳۲۲ ہجری المقدس

سید محمد فاروق

فصل اوّل

اقوال مبارک حضرت رسول مقبول بانی اسلام صلی اللہ علیہ وسلم

[illegible] وہی شخص ہے جو خدائے برتر پر ایمان (۱) لاوے اُس کے مرسلین کی تصدیق کرے اور اطاعت اور عبادت کرے۔

[illegible]کی یہ شناخت ہے۔ ۱۔ جب گفتگو کرے تو جھوٹ بولے۔ ۲۔ جو اقرار کرے اُسے پورا [illegible]ے۔ ۳۔ اگر امین بنایا جاوے تو خیانت کرے۔

[illegible]یزیں ہلاکت کا سبب ہیں۔ اول بخل یعنی خدا اور خلق خدا کا حق نہ ادا کرنا۔ دوم خواہشات [illegible]کا مطیع ہونا۔ سوم خود بینی۔

[illegible]سے ایمان یوں خراب ہو جاتا ہے جس طرح ایلوا سے شہد [illegible]ح سرکہ سے شہد خراب ہو جاتی ہے۔ اسی طرح بُرے خصایل سے عبادت۔

[illegible]لق سے گناہ اس طرح مٹ جاتے ہیں جس طرح برف تمازت آفتاب سے۔

[illegible]لم کی پاس نہیں بلکہ اُس عالم کے پاس بیٹھو۔ جو پانچ چیزوں سے پانچ چیزوں کی طرف [illegible]ے۔ ۱۔ شک سے یقین کی جانب ۲۔ ریا سے اخلاص کی جانب ۳۔ دنیاداری سے زہد [illegible]ب۔ ۴۔ تکبر سے تواضع کی جانب۔ ۵۔ دشمنی سے خیر خواہی کی جانب۔

[illegible]کو ایسی حالت میں فیصلہ نہ کرنا چاہیے جبکہ وہ خشمناک اور غصہ کی حالت میں ہو۔
لا یقضی القاضی و ھو غضبان

[illegible]سب سے بُرا وہ عالم ہے جو دولتمند کے یہاں جاتا ہو اور سب سے اچھا وہ صاحب حکومت [illegible]و ظالموں کے یہاں آوے۔

[illegible]انہ کو بُرا نہ کہو کیونکہ اسکا فاعل حقیقی خدائے برتر ہے لا تسبوا الدھر فان اللہ ھو الدھر

[illegible] آدمی اپنی قوم میں اس طرح ہے جس طرح پیغمبر اپنی اُمت میں

جو شخص کسی غنی صالح کی تواضع اُس کی دولتمندی کیوجہ سے کرتا ہے اُس کے دین
کا تہائی حصہ گھٹ جاتا ہے۔

حسد نیکیونکو اسطرح برباد کردیتا ہے جسطرح آگ لکڑی کو۔ الحسد یاکل الحسنات کما تاکل النار الحطب

دو دوست دو ہاتھ کی طرح پر ہیں۔ جو ایک دوسرے کو دھوتے ہیں۔

دو شخص جو آپس میں باہم دوستی رکھتے ہوں۔ اُنہیں خدائے پاک کے پاس وہ محبوب تر
ہوگا جو اپنے دوست کے ساتھہ زیادہ رعایت سے برتاؤ کرتا ہو۔

من لم یشکر الناس لم یشکر اللہ تعالیٰ یعنی جو شخص کہ بنی نوع انسان کا شکریہ ادا نہیں
کرتا وہ اللہ تعالےٰ کا بھی شکریہ نہیں ادا کرتا۔

جو کوئی شخص کسیکو گناہ کرنے میں تائید کرے خواہ وہ ایک جز لفظ کیساتھ ہو۔ وہ اُسکا شریک ہے

اس دنیا میں جس شخص کی دو زبانیں ہوتی ہیں۔ (یعنی کبھی کچھہ کہتا ہے کبھی کچھ) اُسکو اللہ جلشانہ آخرت
میں منافقین میں شمار کرتا ہے۔

جو شخص میری اُمت کا چھوٹوں پر شفقت نہ کرے اور بڑوں کی عزت نہ کرے لوگوں کو عمدہ
اور اچھی اچھی باتیں نہ بتائے اور بُرے کاموں سے نہ روکے وہ میری اُمت میں سے نہیں۔

لا یقبل اللہ صدقۃ منان یعنی جو شخص احسان رکھکر زکوۃ دیتا ہے اُسے خدائے پاک
قبول نہیں فرماتا۔

خلق نیک بمنزلہ دین کے ہیں۔

اگر کوئی مسلمان کسی دوسرے مسلمان سے کسی قسم کا اقرار کرے اور دل میں اُس اقرار کے پورا
کرنے کی نیت رکھتا ہو۔ مگر کسی سبب سے اقرار پورا نہ کرسکے۔ یا وقت پر نہ آسکے۔ تو وہ
گنہگار نہیں ہے۔

جب تم تین شخص ہو تو دو آدمیونکو بلا تیسرے کے شامل کئے ہوئے سرگوشی نہ کرنا چاہئے

تم میں سے اُس آدمی کا مرتبہ خدائے پاک کے یہاں سب سے زیادہ ہے جو بہت فکر کرے
اور بہو کار ہے اور تم میں سے وہ شخص خدا کا بڑا دشمن ہے جو بہت کھائے پیئے اور بہت سوئے۔

جو شخص خدا اور قیامت پر ایمان رکھتا ہو۔ اُسے اپنے مہمان کی دلجوئی کرنا چاہئے اور جو شخص خدا

اور قیامت پر ایمان رکھتا ہو اُسے اپنے پڑوسی کو تکلیف نہ پہنچانا چاہیے۔
خیرات دینے سے کسی شخص کی دولت کم نہیں ہوتی۔ جو مظلوم صبر کرتا ہے خدائے برتر اُس کی عزت اور زیادہ کرتا ہے۔ جو شخص مانگنے کی عادت ڈالتا ہے اُس پر اللہ تعالےٰ محتاجی کا دروازہ کھولدیتا ہے۔

چھ گروہ اپنے گناہوں کی وجہ سے دوزخ میں بے شمار بھیجے جائینگے۔

۱۔ حکام ظلم کرنے کی وجہ سے۔ ۲۔ عرب تعصب کرنیکے سبب سے۔ ۳۔ دولتمند غرور کی وجہ سے ۴۔ سوداگر خیانت کرنیکے سبب سے ۵۔ جاہل جہالت کی وجہ سے ۶۔ علما حسد کرنیکے سبب سے۔
شراب تمام برائیوں کی ماں ہے۔
آپ (حضرت رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم) خدا سے فرماتے تھے کہ میں پناہ چاہتا ہوں ایسے علم سے جو نفع بخش نہ ہو۔ اُس دل سے جسمیں تیرا خوف نہ ہو اُس عمل سے جو بڑے مرتبہ پر نہ پہنچائے۔ اور اُس دعا سے جو مقبول نہ ہو۔
ایکدن آپ نے فرمایا کہ مجھے دجّال کے سوا بھی تمہیں ضرر پہنچنے کا ڈر ہے اصحابؓ نے دریافت کیا تو آپنے ارشاد فرمایا کہ عالمان بے عمل سے۔
آپنے ایکدن ارشاد فرمایا کہ شرک صغیر سے بچو۔ حاضرین نے دریافت کیا کہ یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) شرک صغیر کیا ہے تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ وہ ریا ہے۔
لوگوں کا انصاف نہایت دیانتداری سے کرنا چاہیے اور اسمیں نفسانیت کو دخل نہ دینا چاہیے تاکہ ایسا نہ ہو کہ تکو راہ خدا میں وہ کسی غلطی کا مرتکب کرادے۔
حیا ایمان کا شعبہ ہے۔
سب سے بخیل وہ ہے جو سلام سے بخل کرے۔
آخرت میں تین چیزوں کے سوا اور کوئی کام نہیں آتا۔ ۱۔ صدقہ دینا۔ ۲۔ ایسا کام جس سے نفع عام متصور ہو۔ ۳۔ فرزند صالح کہ اُس کے حق میں دعائے خیر کرتا ہو۔
جس شخص کے والدین اُس سے راضی ہیں میں بھی اُس سے راضی ہوں۔
جو شخص خدا کیواسطے تواضع کرتا ہے خدا اُسکا مرتبہ اور زیادہ کرتا ہے۔

قوم کا سردار اُس کا خادم ہوتا ہے۔

اپنے والدین کے ساتھ بھلائی کرو تاکہ تمہاری اولاد تمہارے ساتھ بھلائی کرے۔

والدین کی خوشی میں خدا تعالے کی خوشی ہے اور والدین کی ناراضی خدا ئے پاک کی ناراضی ہے۔

بہت ہنسنا دل کو مردہ کر دیتا ہے۔

ایمان اس کا نام ہے کہ خدائے واحد کو دل سے پہچانے اور اُس کا زبان سے اقرار کرے اور حکم شریعت پر عمل کرے۔

عاقل وہ ہے جو اپنے آپکو ملامت کرے اور خدائے جل وعلا کی عبادت اور اطاعت میں مشغول رہے۔ احمق وہ ہے کہ نفس پرست ہو اور خدائے برتر سے جھوٹی اُمید رکھے۔

جو شخص آدمیوں پر مہربانی نہیں کرتا خدا اُسپر مہربانی نہیں کرتا۔

سب سے بڑا شجیع وہ شخص ہے کہ غصہ کی حالت میں اپنے نفس پر غالب آوے۔

وہ مسلمان سب سے اچھا ہے جسکی زبان اور ہاتھ سے مسلمان محفوظ ہیں۔

تم میں سے کوئی مومن نہیں جبتک کہ جو اپنے لئے چاہے وہی اپنے بھائی کیلئے نہ چاہے۔

اعمال کا ثواب نیت پر موقوف ہے اور ہر شخص کو وہی ملیگا جسکی وہ نیت کریگا۔

حکمت سے شرافت بڑھتی ہے اور غلام کی عزت یہانتک زیادہ ہوتی ہے کہ وہ بادشاہوں کے دربار میں پہنچ جاتا ہے۔

علم سے دین و دنیا اچھی ہوتی ہیں۔ اور جہل سے دین و دنیا برباد ہوتی ہیں۔

تم میں سب سے اچھے وہ لوگ ہیں جنکی عادات اچھی ہیں۔

اگر تم میں سے کوئی اُس شخص کو دیکھے جو مال و ظاہری حالت میں اچھا ہو تو اُسکو اپنے سے کمتر شخص کو بھی ایک نظر دیکھنا ضرور چاہیے

جو شخص کوشش کرتا ہے وہ اپنے مقصد میں کامیاب ہوتا ہے۔

تم میں سب سے اچھا وہ ہے جو نہ آخرت کیواسطے دنیا چھوڑے اور نہ دنیا کیواسطے آخرت بلکہ اسکو بھی حاصل کرے اور اسکو بھی حاصل کرے۔

حلال مال طلب کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے۔

دنیا کیلئے اسقدر کوشش کرو کہ گویا تم ہمیشہ زندہ رہو گے اور آخرت کیلئے اسقدر کہ گویا کل ہی مر جاؤ گے

حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ

جب ایک بات پر چار متفق اور دو مخالف ہوں تو چار کیساتھ اتفاق لازم ہے۔ خدا اس شخص پر رحمت نازل فرماوے جو میرے عیوب سے مجھے مطلع کرتا ہے ملک کا فتح کرنا۔ صرف بہادری اور طاقتِ بازو پر منحصر نہیں بلکہ اس کیلئے خداداد عقل بھی چاہیئے۔
شبہ کے ساتھ کمانا مانگنے سے بہتر ہے۔
جب عالم کو لغزش ہوتی ہے۔ تو اُس سے ایک جہان لغزش میں پڑ جاتا ہے۔
تین باتیں ہیں جو تباہی لاتی ہیں۔ اور اُن میں سے ایک عالم کی لغزش ہے
جب تم کسی صاحب علم کو دنیا کیطرف مائل دیکھو تو سمجھ لو کہ دین کے بارہ میں وہ قابل الزام ہے کیونکہ یہ قاعدہ ہے کہ جو شخص جس چیز کا خواہاں ہوتا ہے۔ اُسی کے دھن میں ہر وقت لگا رہتا ہے۔
لڑکا سات سال میں دانت نکالتا ہے چودہ سال میں بلوغ کو پہنچتا ہے۔ اکیس سال میں اُسکا قد و قامت پورا ہوتا ہے۔ اٹھائیس سال میں اُسکی عقل پوری ہوتی ہے۔
اور چالیس سال میں وہ کامل انسان ہوتا ہے۔
ایمان کے بعد بڑی نعمت نیک عورت ہے۔
انسان کا اسراف اس کا نام ہے۔ کہ جس چیز کو اُسکی طبیعت چاہے کھائے۔
آدمی کے روزہ نماز کو نہیں بلکہ اُسکی دانائی اور راستبازی کو دیکھنا چاہیئے
اس سے زیادہ کوئی گمراہی نہیں کہ لوگوں کو اُس بات کی تہمت لگائے۔ جو آپ کرتا ہو۔ اور وہ عیب بتائے جو خود اُسکی ذات میں موجود ہو اور وقت کو بیکار باتوں میں رائیگان کرے۔
توبۃ النصوح اسکا نام ہے کہ بُرے فعل سے اس طرح پر توبہ کیجائے کہ پھر اُسکو نہ کرے۔
جو آدمی اپنے کو عالم کہے وہ جاہل ہے اور جو اپنے کو جنتی بتائے وہ جہنمی ہے۔
جو شخص اپنا راز پوشیدہ رکھتا ہے وہ گویا اپنی سلامتی کو اپنے قبضہ میں رکھتا ہے۔
قوت فی العمل یہ ہے کہ آج کے کام کل پر نہ اٹھا رکھے جائیں۔

احمق کی دوستی سے احتراز لازم ہے کیونکہ اگر وہ بھلائی بھی کرنا چاہتا ہے تو بھی اس
سے برائی سرزد ہوتی ہے۔

ایکمرتبہ آپ نے خطبہ میں فرمایا اے اللہ میں ضعیف ہوں مجھے قوت دے میں سختی کرنیوالا
ہوں۔ مجھے نرمی کی توفیق دے میں بخیل ہوں مجھے سخی کر دے۔

خشوع و خضوع کا تعلق دل سے ہے۔

آپ اکثر دعا مانگتے کہ خدایا دنیا میں کوئی چیز باقی نہ رہیگی اور نہ کوئی حالت قایم رہیگی۔ تو مجھے
ایسا کر دے کہ میں اسمیں علم کے ساتھ بولوں اور حلم کیساتھ خاموش رہوں۔ اے اللہ تو مجھ
بہت دیا نہ دے کیونکہ شاید میں سرکش ہو جاؤں اور نہ بہت تھوڑی کیونکہ شاید تجھے
بھولجاؤں پس تھوڑی اور کافی ہونا اس کے بہ نسبت بہتر ہے کہ زیادہ ہو اور لہو میں ڈالے۔

ایک دن ایک شخص نے آپکی تعریف کی تو فرمایا کہ کیا تو مجھے اور اپنے نفس کو ہلاک کرتا ہے۔

آدمی تین قسم کے ہوتے ہیں۔ ۱۔ کامل۔ ۲۔ کاہل۔ ۳۔ لاشے کامل وہ ہے جو لوگوں سے
مشورہ کرکے اسپر غور کرے کاہل وہ ہے جو اپنی رائے پر چلے۔ اور کسی سے مشورہ نکرے
لاشے وہ ہے کہ جو نہ خود صاحب الرائے ہو اور نہ دوسرے سے مشورہ کرے۔

ایکدن آپ اپنی گردنیں پوستین ڈالے ہوئے نکلے۔ دریافت کرنے پر فرمایا کہ میرے
نفس میں عجب آیا تھا میں نے اُسے ذلیل کرنا چاہا۔

قبل اس کے کہ بزرگ بنو علم حاصل کرو۔

ندامت چار قسم کی ہوتی ہے ۱۔ ندامت ایک دن کی جب کوئی شخص گھر سے بلا کھانا کھائے
چلا جاوے۔ ۲۔ ندامت سال بھر کی کہ زراعت کا وقت غفلت میں گذر جاوے ۳۔ ندامت
عمر بھر کی جب بیوی سے موافقت نہ ہو۔ ۴۔ ندامت ابدی کہ خدائے برتر ناخوش ہو۔

مقدمات جلد تصفیہ کرنا چاہئے۔ تاکہ دعوے کرنیوالا دیر کے سبب سے کہیں اپنے
دعوے سے مجبور ہوکر دستبردار نہ ہو جاوے۔

میں کسی چیز کو نہیں دیکھتا مگر اس کے ساتھ اللہ کو دیکھتا ہوں۔

تین چیزیں محبت بڑھانیکا ذریعہ ہیں۔ ۱۔ سلام کرنا ۲۔ دوسروں کیلئے مجلس میں جگہ خالی

رنا۔ ۳۔ طالب کو بیہودہ نام سے پکارنا۔

خدائے پاک نے دنیا کی نعمتیں تمہیں اپنی ضروریات پوری کرنے کو عطا فرمائی ہیں۔ یہ ہماری نیکیوں کا معاوضہ نہیں کیونکہ اُنکی جزا تو دوسری دنیا میں ملیگی۔

اگر غیب دانی کے دعوے کا خیال نہ ہوتا تو میں کہتا کہ پانچ شخص بہشتی ہیں ۱۔ وہ محتاج جو عیالدار مگر صابر ہو۔ ۲۔ وہ عورت جسکا شوہر اُس سے راضی اور خوش ہو۔ ۳۔ وہ عورت جس نے اپنے شوہر کا زر مہر معاف کر دیا ہو۔ ۴۔ وہ جس کے والدین اُس سے خوش ہوں۔ ۵۔ وہ جو اپنے گناہوں سے توبہ کرے۔

کسی مسلمان کو یہ زیبا نہیں کہ تلاش رزق میں بیٹھ جاوے اور دعا کرے کہ اے خدا مجھ کو رزق دے کیونکہ تم کو معلوم ہے کہ آسمان سے چاندی اور سونا نہیں برستا۔

حضرت شیخ مصلح الدین سعدی شیرازی رحمۃ اللہ علیہ

علم اصلاح دین کی غرض سے حاصل کیا جاتا ہے نہ کہ دنیا کمانے کیلئے ؎

ہر کہ پرہیز و علم و زہد فروخت ❁ خرمنے گرد کرد و پاک بسوخت

تین چیزیں بلا تین چیزوں کے باقی نہیں رہتیں۔ مال بے تجارت کے۔ علم بے بحث کے۔ اور ملک بے سیاست کے۔

راز کو دوست سے بھی نہ کہنا چاہئے چاہے وہ دوست مخلص ہی کیوں نہ ہو۔ کیا معلوم کہ کسی وقت وہ دشمن ہو جائے۔ اور دشمن کو کسی طرح کا صدمہ یا نقصان نہ پہنچانا چاہئے۔ کہ شاید وہ کسی وقت دوست ہو جاوے۔

دو باتیں خلاف عقل ہیں۔ رزق مقسوم سے زیادہ کھانا اور وقت مقررہ سے پیشتر مرجانا۔

؎ جہد رزق ار کنی و گر نکنی ❁ برساند خدائے عز و جل
ور روی در دہان شیر و پلنگ ❁ نخورندت مگر بروز اجل

دو شخصوں نے بیکار محنت اور بیفایدہ کوشش کی۔ ۱۔ وہ جس نے کہ مال جمع کیا اور کھایا نہیں۔ ۲۔ وہ جس نے علم حاصل کیا اور اُس پر عمل نہ کیا۔ ؎

علم چندانکہ بیشتر خوانی ✻ چوں عمل در تو نیست نادانی
نہ محقق بود نہ دانشمند ✻ چارپائے برو کتابے چند
آن تہی مغز را چہ علم و خبر ✻ کہ بروے ہیزم است یا دفتر

بدوں پر رحم کرنا گویا اچھوں پر ستم روا رکھنا ہے اور ظالموں سے درگذر کرنا گویا غریبوں پر ظلم کرنا ہے۔
دو دشمنوں کے درمیان میں پڑ کر ایسی باتیں نہ کہو کہ اگر وہ دوست ہو جائیں۔ تو تم کو شرمندہ ہونا پڑے۔

جبتک روپے سے کام نکل سکے جان کو خطرہ میں نہ ڈالنا چاہئے ۔

چو دست از ہمہ حیلتے در گسست ✻ حلال است بردن بہ شمشیر دست

دولت آسایش عمر کیلئے ہے نہ کہ عمر دولت جمع کرنے کیلئے۔ ایک عاقل سے پوچھا گیا کہ نیک بخت کون ہے اور بد بخت کون۔ اُس نے جواب دیا کہ جو کھاتا اور کھلاتا ہے وہ نیک بخت ہے اور جو مر جاتا ہے اور جمع کی ہوئی دولت چھوڑ جاتا ہے وہ بد بخت ہے۔

مکن نماز برآں ہیچ کس کہ ہیچ نہ کرد ✻ کہ عمر در سر تحصیل مال کرد و نخورد!!

جب دشمن کی کوئی تدبیر نہیں چلتی تو دوستی پیدا کرتا ہے تا اس پردہ میں اپنا مطلب نکال سکے۔
جو کوئی نصیحت نہیں سنتا اُسے ملامت سُننی پڑتی ہے۔

چو نیاید نصیحتت در گوش ✻ اگرت سرزنش کنم خاموش

پادشاہ کو نصیحت وہ شخص کرے جسکو نہ اپنی جان کا خوف ہو نہ روپئے کی طمع۔
خانہ نشینی سے تجربہ نہیں ہوتا سفر اور سیاحت سے انسان پختہ کار ہو جاتا ہے۔

تا بد کان خانہ در گروی ✻ ہرگز اے خام آدمی نشوی
برو اندر جہاں تفرج کن ✻ پیش ازاں روز کز جہاں بروی

بُرا آدمی اپنے ساتھیوں کو بدنام کر دیتا ہے۔

چو از قومے یکے بیدانشی کرد ✻ نہ کہ را منزلت ماند نہ مہ را
شنیدی کہ گاوے در علف زار ✻ بیالاید ہمہ گاوان دہ را

اولاد جو سعادتمند نہ ہو والدین کیلئے ایک مصیبت ہے اُسکا نہ ہونا بہتر ہے ہونے سے۔

زنان باردار ای مرد ہشیار ❁ اگر وقت ولادت مار زایند
از آن بہتر بہ نزدیک خردمند ❁ کہ فرزندان ناہموار زایند

۔ وانی چہ گفت اندیں عوف در عرب ❁ نسل بُریدہ بہ کہ بوالید بے ادب

ضعیفوں اور بیکسوں کو ستانا نہ چاہئے۔ کیونکہ زمانہ ایک طرح پر نہیں رہتا۔

نہ از دو مندی مکن بر کہاں ❁ کہ بر یک نمط می نماند جہاں

منصف مزاج بادشاہ ملک کے لئے رحمت الٰہی ہے اور ظالم قہر الٰہی۔

بہ قومے کہ نیکی پسندد خدائے ❁ دہد خسرو عادل و نیک رائے
چو خواہد کہ ویراں کند عالمے ❁ نہد ملک در پنجۂ ظالمے

جب تک صلح و آشتی سے کام نکلے لڑنا نہ چاہئے۔

ہمی تا برآید بتدبیر کار ❁ مدارائے دشمن بہ از کارزار

تجربہ کاروں کی رائے پر چلنا چاہئے کیونکہ وہ سرد و گرم چشیدہ ہوتے ہیں۔

برائے جہاں دیدگان کار کن ❁ کہ صید آزمودہ است گرگ کہن
خردمند باشد جہاندیدہ مرد ❁ کہ بسیار گرم آزمودست و سرد

بری صحبت میں نہ رہنا چاہئے کیونکہ انسان کو یہ بدنام کر دیتی ہے۔

با مردم زشت نام ہمراہ مباش ❁ کز صحبت دیگدان سیاہی خیزد

انسان کا مرتبہ روپے سے نہیں بلکہ علم سے بڑھتا ہے جو لوگ عقلمند ہیں وہ علم حاصل کرتے ہیں۔ اور جو غافل ہیں وہ بے علم رہتے ہیں۔

بنی آدم از علم یابد کمال ❁ نہ از حشمت و جاہ و مال و منال
بیاموز چون علم گر عاقلی ❁ کہ بے علم بودن بود غافلی

جاہلوں کی صحبت سے پرہیز کرنا چاہئے۔ اگر تیرا دوست ایک اژدہا ہو۔ تو اس سے بہتر ہے کہ جاہل ہو۔ جاہل سے بچنا ہی ٹھیک ہے کہ انکی وجہ سے دین و دنیا دونوں خراب ہوتی ہیں۔

خدا تعالیٰ واحد کی عبادت اور اطاعت سے کبھی غافل نہ رہنا چاہئے اس سے

احسان کو کفایت شعار بننا چاہیے۔ فضول خرچی کوڑی کوڑی کو محتاج کر دیتی ہے ۔

ابلہے کو روز روشن شمع کافوری نہد ۔ زود بینی کش بہ شب روغن نباشد در چراغ

دوست کون ہوتا ہے۔

دوست مشمار آنکہ در نعمت زند ۔ لاف یاری و برادر خواندگی
دوست آن باشد کہ گیرد دست دوست ۔ در پریشان حالی و درماندگی

کون شخص بہادر ہوتا ہے۔

نہ مرد است آن بنزدیک خردمند ۔ کہ با پیل دمان پیکار جوید
بلے مرد آن کس است از روی تحقیق ۔ کہ چون خشم آیدش باطل نگوید

اگر آب حیات آبرو کے عوض ملتا تو صاحب عقل کبھی نہ لیتا کیونکہ عزت کے ساتھ مرنا بہتر ہے ذلت کیساتھ زندہ رہنے سے۔

دوسروں کے احسان کا بار نہ اٹھانا چاہیئے۔

نان خشک قناعت کنیم و جامہ دلق ۔ کہ بار محنت خود بہ زبار منت خلق
ع بر رسولان بلاغ باشد و بس

حجۃ الاسلام حضرت امام محمد غزالی رحمۃ اللہ تعالےٰ علیہ

(۴)

اپنے تئیں بڑا جاننا برا ہے حقیقت میں یہ خدائے پاک کے ساتھ خصومت ہے کیونکہ اصل میں بڑائی اُس کو سزاوار ہے۔

جو شخص علم حاصل کرنے کا خواہاں ہو وہ پہلے یہ طے کرے کہ آیا تحصیل علم سے اُس کا مقصد کیا ہے اگر صرف فخر و مباہات اور نمائش کے لئے پڑھتا ہے تو یاد رہے کہ وہ اپنا دشمن ہے اور اگر علم کے حصول سے جہالت کا دور کرنا اور دوسروں کو فائدہ پہنچانا اور خدائے برتر کی رضاجوئی مقصود ہے اور ظاہر نمائش منظور نہیں تو سبحان اللہ۔

انسان کی عادات تین قسم کی ہوتی ہیں۔ ۱۔ خلق اللہ کو فائدہ پہنچانا۔ اُن کی مدد کرنا۔ اور اُن کے آرام و آسایش کا سامان مہیا کرنا یہ درجہ اولےٰ ترین ہے۔ ۲۔ نہ کسی کو ضرر

پہونچانا اور نہ فایدہ۔ ۳- حق و ناحق دوسروں کو ستانا اور تکلیف پہونچانا۔
فسق و فجور سے بچنا تاوقتیکہ نظر کی حفاظت نہ کیجاوے دشوار ہے۔

تمسخر اکثر قطع دوستی۔ دلشکنی اور دشمنی کا باعث ہوتا ہے۔ اسی سے دل میں حسد پیدا ہوتا ہے۔

جو عابد محض جنت کے لطف اٹھانیکو عبادت کرتا ہے وہ صاحب مرض ہے۔ اور جو شخص دوزخ کے خوف اور جنت کی امید پر عبادت کرتا ہے وہ اصل میں شکم پرست اور زن پرست ہے۔

بعض لوگ توکل کے معنے یہ لیتے ہیں۔ کہ حصول معاش کی کوشش اور تدبیر نہ کریں۔ مگر یہ خیال جاہلوں کا ہے کیونکہ یہ شریعت میں حرام ہے۔

عاقل وہ ہے جو اپنے آپکو ملامت کرے۔ اور خدائے جل و علا کی عبادت اور اطاعت میں مشغول رہے احمق وہ ہے کہ نفس پرست ہو اور خدائے برتر سے غافل۔

بُرے کاموں سے بچنے کیلئے صفائی دل ضروری ہے اور صفائی دل کے لئے باطنی تقوے ضرور ہے اگر دل پاک ہے تو تمام جسم پاک ہے اور اگر دل صاف نہیں تو تمام جسم میں فساد ہوگا۔

تین چیزیں خباثت قلب کو ظاہر کرتی ہیں۔ ۱- حسد۔ ۲- ریا۔ ۳- عُجب۔ عقلمند کو ان سے بچنا چاہیئے۔ جو شخص ان سے محفوظ رہیگا۔ وہ دوسری مصیبتوں سے محفوظ رہیگا۔

جن لوگوں سے پورے طور پر واقف نہ ہو۔ اُنکی باتوں میں دخل نہ دینا چاہیئے اور اُنکی باتیں بلا غور کئے اور سمجھے بوجھے نہ مان لینا چاہیئے۔ وہ اگر کوئی نا ملایم بات بھی کہیں تو اُس سے درگذر کرنا انسب ہے اور اُن سے ربط ضبط زیادہ نہ رکھنا چاہیئے۔

اپنے آپکو عظمت اور دوسروں کو حقارت سے دیکھنے کا نام عُجب ہے۔ نیک نصیحت کے ماننے کی طرف طبیعت کا مایل نہ ہونا اور اپنی باتوں کی تردید سے رنجیدہ ہونا کبر ہے عجب و کبر و فخر نہایت مہلک بیماریاں ہیں۔

حاسد مثل اُس شخص کی ہے جو اپنے دشمن کو مارنے کیلئے پتھر پھینکے اور پتھر دشمن کو لگنے کی جگہ خود اُسکی داہنی آنکھ پر آلگے اور وہ پھوٹ جاوے۔ اس سے اُس شخص کو اور غصہ

آوے اور وہ پھر دوسرے پتھر مارے اور وہ اسی طرح اسکی دوسری آنکھ پھوڑ دے۔ پھر اور پتھر مارے اور وہ اس کا سر توڑ ڈالے۔ اسی طرح دشمن کی طرف پتھر پھینک پھینک کر آپ مجروح ہو اور دشمن صحیح و سالم رہے اور مخالف دیکھ دیکھ ہنسیں۔

دوست جو صرف تمہاری اچھی حالت کا دوست ہو اور آڑے وقت کام نہ آئے اُس سے بچنا چاہیئے۔ کیونکہ وہ سب سے بڑا دشمن ہے۔

صبح کو سو کر سویرے اُٹھنا چاہیئے۔ اور سب سے پیشتر جو خیال دل میں آئے یا زبان سے نکلے وہ خدائے پاک کا ذکر ہونا چاہیئے۔

اپنے آپکو سب سے بہتر سمجھ لینا جہالت ہے بلکہ ہر شخص کو آپ سے بہتر سمجھنا چاہیئے۔

علم دین وہ ہے جو خدائے تعالےٰ کا خوف زیادہ کرے۔ ذاتی برائیوں سے واقف کرے۔ خدا کی عبادت کا شوق دل میں پیدا کرے دنیا کیطرف سے ہٹائے۔ دین کی طرف لگائے اور بُرے افعال سے مجتنب رکھے۔

لوگوں کی اچھائیوں کو ظاہر کرنا چاہیئے۔ اور برائیوں سے چشم پوشی لازم ہے

دوست تین طرح کے ہیں۔ ایک دینی دوست جس میں سوائے دینداری کے اور کچھ نہیں ہوتا۔ دوسرا دنیاوی دوست جس کے اخلاق عمدہ اور عادات برگزیدہ ہوتے ہیں۔ تیسرا دوست مونس جسمیں شر اور فساد کچھ نہیں ہوتا۔

سعادتمند وہ شخص ہے کہ جو لوگوں کی نصیحت مانے۔

غیبت اُسکو کہتے ہیں کہ کسی شخص کا ذکر اسکے پیٹھ پیچھے اس طریق پر کیا جاوے۔ کہ اگر وہ سُنے تو اسے رنج ہو۔

جو کچھ خدا نے حکم دیا ہے اُس کی تعمیل کرنے اور جن کاموں کو خدائے برتر نے منع فرمایا ہے اُس سے باز رہنے کا نام تقویٰ ہے۔

وقت کی حفاظت کا سب سے بہتر طریق یہ ہے کہ ہر وقت کے لیئے ایک خاص کام مقرر ہووے۔ اور اُس کے خلاف نہ ہو۔ اسطرح التزام کرنے سے وقت کی برکت معلوم ہوتی ہے

نیک آدمی وہ ہے جو خدا کے نزدیک بھی نیک ہو۔

عالم کو بُردبار حلیم الطبع اور صاحب وقار ہونا چاہئے تمسخر اور مزاح سے بچنا چاہئے جو بات نہ معلوم ہو اُس کے اظہار میں شرم نہ چاہئے اور باعمل ہونا چاہئے کیونکہ بلا عمل کے دوسروں پر کوئی خاطر خواہ اثر نہیں پڑ سکتا۔

حکیم ارسطاطالیس معلم اول (۵)

(یونان کا نامور فلاسفر)

عقل وہ جوہر ہے جو انسان کو فضیلت مآب بناتا ہے سلسلہ نسب کسی کے واسطے باعث فخر نہیں ہو سکتا نسبی فضیلت پر فخر کرنیوالا احمق ہے۔

کہ دریں راہ فلاں ابن فلاں چیزے نیست

حسن اعتبار سے انسان ضرب المثل ہو جاتا ہے۔ اور حسن اخلاق سے زندگی راحت آرام سے بسر ہوتی ہے۔

دنیا میں ہر چیز کا زائل اور منتقل ہونا ممکن ہے مگر طبیعت کا۔ اور دنیا میں ہر چیز سے بہانہ چل سکتا ہے مگر قضا و قدر سے۔

اگر بادشاہ کو خلق خدا کی آسائش اور راحت منظور ہے تو ایسے حکام مقرر کئے جائیں جو پاک الطبع نیک اور منصف مزاج ہوں ملک و دولت کو حکام بد طینت کی ذات سے زیادہ کوئی چیز ضرر نہیں پہنچا سکتی۔

صرف دولتمندی آدمی کو مستغنی نہیں بناتی۔ مگر قناعت ہی باعث استغنا ہے۔

جو شخص تحصیل علم کی مشکلات کا متحمل نہیں ہو سکتا اُسے جہل کی سختیاں برداشت کرنی پڑتی ہیں۔

انسان کو فخر نہ کرنا چاہئے کیونکہ فخر کرنیوالے کا انجام بخیر ہوتے نہیں دیکھا۔

ایک شخص کے ذمہ تمام قوانین ملکی کا بار ڈالنا خلاف مصلحت و دور اندیشی ہے۔

جو نئی چیز ہوتی ہے وہ اچھی ہوتی ہے دوستی جتنی پرانی ہو اتنی ہی عمدہ اور مضبوط ہوتی ہے
زہد و تقوے یقین سے ۔ یقین صبر سے اور صبر فکر سے مستحکم ہوتا ہے ۔
وہ غنا حاصل کرنا چاہیئے جو فنا نہ ہو ۔ وہ زندگی جس کو تغیر نہ ہو وہ ملک جو بے زوال ہو
اور وہ بقا جس میں اضمحلال نہ ہو ۔
متقدمین کے حالات اور واقعات سے سبق حاصل کرنا چاہیئے ۔ اور پرانی باتیں
یاد رکھنی چاہیئیں ۔
جواب دینے میں جلدی نہ کرنا چاہیئے تاکہ آخر میں خفت اور شرمندگی نہ ہو ۔
خاموشی انسان کا وقار بڑھاتی ہے اور صاحب اعتبار بناتی ہے ۔ لمولفہ

بڑھتا ہے دنیا میں خاموشی سے انساں کا وقار ✤ دی صدف نے چلنے میں جو بیکار ہو وہ تیر بھی

علم و حکمت دونوں چیزیں اللہ جلشانہٗ کی عطیہ ہیں ۔ حکمت زندگی کی روح اور خدائے پاک
کی عطا فرمائی ہوئی عقل کا مادہ ہے ۔
سخاوت کرنے سے بزرگی حاصل ہوتی ہے عدل سے دشمن زیر ہوتا ہے ۔ عفت
باعث پاکی اعمال ہے ۔
جو شخص تجربہ کار ہو اُسے طبیعت پر بہر حال فضیلت ہے ۔ تجربہ کی کوئی حد و انتہا نہیں ۔
حاکم اور رعیت کا تعلق اس طرح ہے جس طرح روح اور جسم کا ۔ کہ بلا روح کے جسم بیکار ہے ۔
ہر شخص پہلے اپنی اصلاح کرے ۔ تاکہ اُسکی پیروی دوسرے لوگ کریں ۔
رشک سے انسان کو بچنا چاہیئے مگر جس رشک سے اصلاح کی اُمید ہو اُسے بالضرور
اختیار کرنا چاہیئے ۔
زیادہ باتونی شخص پڑھنے کی طرف کم توجہ کرتا ہے ۔
صاحب اقبال اُوپر چڑھتا ہے اس لئے اُسکی حرکت تیز نہیں ہوتی برخلاف اُس کے
صاحب ادبار چونکہ مایل بہ پستی ہوتا ہے اس لئے اُس کی رفتار تیز ہوتی ہے ۔ جیسے
وہ پتھر جو اُوپر سے نیچے کی طرف آ رہا ہو ۔
بخیل چاہے دولتمند ہو مگر اُسے ذلت حاصل ہو گی ۔ سخی چاہے روپیہ پیسہ نہ رکھتا ہو ۔

قسم کے اچھا ہونے اور دوسری اور چوتھی قسموں کے بُرا ہونے میں سب کو اتفاق ہے۔ تیسری قسم مختلف فیہ ہے۔

عہد کبھی توڑنا نہ چاہیئے۔ اور قسم نہ کھانی چاہیئے۔ جو اقرار زبان سے کر دیا جاوے اُسے پورا کرنا چاہیئے۔

بادشاہ کو چاہیئے کہ کم مایہ اشخاص کے ساتھ محبت نہ رکھے۔

استقرارِ ملک اور بذل و سخا کا اصل اصول یہ ہے کہ دوسروں کے مال و متاع کی طمع نہ کی جاوے۔

سخاوت اسکو کہتے ہیں کہ حاجتمندوں کو انکی ضرورت کے موافق دیں۔ اس سے بڑھکر افراط کی حد تک پہونچنا سخاوت نہیں بلکہ اسراف میں داخل ہے جو بادشاہ اپنی حیثیت سے زیادہ سخاوت کرتا ہے وہ اپنے ملک کی خرابی کا باعث ہے۔

جو چیز جاتی رہے اُسپر افسوس نہ کرنا چاہیئے۔ یہ عادت بچوں اور کم عقلوں کی ہے۔

بادشاہ کو زیادہ ہنسنا نہ چاہیئے کیونکہ اس سے وقار اور تمکنت باقی نہیں رہتی۔

یہ بھی سخاوت و کرم میں داخل ہے کہ لوگوں پر ظلم نہ کیا جاوے اور انکے عیبوں کے معلوم کرنے کی خواہش نہ کیجاوے۔

اعلےٰ زندگی کی نشانیاں چار ہیں۔ ۱۔ نیک گفتار ہونا۔ ۲۔ نیک کردار ہونا۔ ۳ نیک نیت ہونا۔ ۴۔ نیک صحبت رکھنا۔

دنیا دولت کی سیاحت کا باغ ہے۔

دولت بادشاہ اور قانون انکی حاجت ہے۔

قانون سیاست ہے جسے بادشاہ عمل میں لاتا ہے۔

بادشاہ محافظ ہے اور فوج اُس کی قوت بازو ہے۔

لشکر مددگار ہے اور روپیہ اُسکا کفیل ہوتا ہے۔

روپیہ رزق ہے اور اُسے رعایا جمع کرتی ہے۔

رعایا تابع ہے اور اُس کا مالک عادل ہے۔

عدل الفت کا نام ہے اور اُس سے دنیا کی اصلاح ہوتی ہے۔

بنجمن فرینکلن [1]

(۶)
زندگانی کی خوشی کیواسطے آدمیوں میں باہم راستی- راستبازی اور راست معاملگی نہایت ہی ضروری ہے۔

اگر تم اپنی عزت اور ناموری کا خیال ذرا دُور کر دوگے تو تمہیں اسکا اجر بہت عمدہ ملجائیگا۔

محنت ہی ایک ایسی چیز ہے جس سے دولت اور مرتبہ ملسکتا ہے۔

سب سے پسندیدہ عبادت خلق خدا کے ساتھ نیکی کرنی ہے نیکی کا اجرا اور بدی کی سزا خواہ اس دنیا میں خواہ آئندہ جہان میں ضرور ملیگی

غیب کا علم تو اُسی ذات پاک کو ہے۔ جس کے اختیار میں ہماری مصیبت کو وقت ہمیں برکت دینا بھی ہے۔

مباحثہ اور مناظرہ کی عادت اچھی نہیں ہوتی۔ اس لئے کہ اُس کے واسطے ضروری ہے کہ دلیلوں سے حریفوں کو معقول کرے۔ اور جو شخص ہمیشہ یہی کیا کرتا ہے اکثر لوگ اُس کی صحبت سے گھبرانے لگتے ہیں۔ اور اکثر نوبت بدزبانی- شکر رنجی اور عداوتوں تک پہونچ جاتی ہے۔

بعض وقت انسان تنگدستی میں فیاضی کر نکلتا ہے اور فارغ البالی میں امساک کرجاتا ہے شاید اسوجہ سے کہ کوئی اُسے مفلس اور تنگدست نہ خیال کرے۔

جن لوگوں کے ساتھ انسان کو ہمیشہ اکٹھے رہنے کا اتفاق پڑے۔ اُن سے کبھی بگاڑنا نہیں چاہیئے۔

صرف اس خیال الیقین سے کہ بالکل نیک بنجانا ہمیں مفید ہے ہماری لغزشوں کے روکنے کے لئے کافی نہیں ہے بلکہ بری عادات کو چھوڑ کر بجائے اُن کے نیک عادات حاصل کرے

[1] یہ اقوال تذکرہ بنجمن فرینکلن مطبوعہ کارخانہ پیسہ اخبار سے نکالے گئے ہیں۔ مولف

اور اُن پر قائم و مستقل ہو جانا چاہیئے۔ اُس وقت ہمیں اپنی درستی چال چلن پر بھروسہ کرنا چاہیئے
اگر انسان کے چال چلن میں ذرہ بھی عیب نہ ہو۔ تو سارے زمانہ کا محسود بنجاوے۔ اور
لوگ اُس سے نفرت کرنے لگیں۔

بُرے کام اس لئے مضر نہیں کہ وہ ممنوع ہیں۔ بلکہ ممنوع اس لئے ہیں کہ وہ مضر ہیں۔ اس
لئے جو شخص اس دنیا میں خوشحالی سے زندگی بسر کرنا چاہتا ہے اُس کو لازم ہے کہ وہ
نیک نیتی کی کوشش کرے۔

غریب آدمی کو دولتمند بننے کے لئے راستی اور دیانت سے بڑھکر کوئی عمدہ ذریعہ نہیں ہے
سچ تو یہ ہے کہ غرور کے برابر کوئی نفسانیت ایسی نہیں جسکی اصلاح دشوار ہو خواہ کوئی
کتنا ہی اُسے دور کرے۔ کتنا ہی مٹائے کیسا ہی چھپائے پھر بھی یہ کبھی نہ کبھی کسی نہ
کسی بات پر ظاہر ہو ہی جاتا ہے۔

اوسط درجہ کی لیاقت کا آدمی بھی بڑے بڑے تغیرات کر سکتا ہے اور انسانی نسل
میں بڑے بڑے کام تکمیل کو پہونچا سکتا ہے بشرطیکہ ابتدا میں وہ تجویز نیک سوچے۔
اور اُن تمام تفریح طبع کے سامانوں اور دیگر کاروبار کو اپنے آپ سے علیحدہ کر دیوے۔ جو
اُسے توجہ کرنے سے مانع ہوں۔ اور کمر ہمت باندھکر اُس تجویز پر اپنی پوری توجہ مبذول کرے
دانائی سے مخالف کاموں کی اصلاح کرنا بہ نسبت غصہ کرنے اور اُس میں پڑے
رہنے کے بہت بہتر ہے۔

بے احتیاطی سے مُنہ سے اگر کوئی بات نکل جاوے۔ یا وعظ کرتے غلط رائے قائم کر دیجائے
تو بعد میں اُسکی تشریح کرنے پر اُسکی درستی ہو سکتی ہے۔ یا اُن سے انکار ہو سکتا ہے لیکن
جب کوئی بات تحریر میں آجاوے تو پھر اُس سے انکار نہیں ہو سکتا۔

ہر ایک فرقہ۔ خود بالکل راست اور درست یقین کرتا ہے اور جو اُس سے مخالف ہو اُسے غلطی
پر سمجھتا ہے اسکی مثال ایسی ہے جیسے کوئی شخص کہر میں چلتا ہے جتنے لوگ اُس کے آگے اور
پیچھے کہر میں جاتے ہیں۔ وہ اُن کو نہیں دیکھ سکتا اور اپنے نزدیک جب نگاہ کرتا ہے تو کہر
کا نشان بھی نہیں پاتا گویا کہ وہ خود بھی کہر میں لپٹا ہوا ہوتا ہے۔

وہ لوگ جن کے ہاتھ میں حکمرانی کی باگ ہے اپنے اُوپر کام کا بوجھ رکھتے ہیں۔ اس سے نئی تجاویز کے سوچنے اور اُن پر عمل کرنے سے پہلوتہی کرتے ہیں۔ اور نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ بہترین پبلک تجاویز پیش بینی سے اختیار نہیں کیجاتیں بلکہ ضرورت اور موقع کے لحاظ سے اُنکو کرنا پڑتا ہے۔
لوگوں سے مباحثہ کرنا اور اُنکی باتوں کی تردید کرنی کوئی نیک نتیجہ نہیں پیدا کرتی بیشک بعض اوقات اس سے کامیابی تو ہوجاتی ہے مگر لوگوں کو نیک خیال جو بڑی مفید چیز ہے اس سے پیدا نہیں ہوتا۔
چونکہ محتاج کا دیانتدار رہنا نہایت مشکل ہے اس لئے دولت دنیاوی باعث حصول نکوئی بھی ہے ہماری نوجوان عورتوں کو منجملہ دیگر تعلیمات کے حساب کتاب سکھلانا نہایت ضروری ہے اس لئے بحالت بیوگی اُن کے اور اُن کے بچوں کے حق میں بہت کارآمد اور مفید ہوتا ہے۔
محنت خوش نصیبی کی ماں ہے۔
خدا اُن لوگوں کی مدد کرتا ہے جو اپنی مدد آپ کرتے ہیں۔
جو کنجی استعمال کیجاتی ہے وہ صاف اور چمکدار رہتی ہے۔ (یعنی انسان کو سستی کی عادت نہ ڈالنی چاہیئے۔ بلکہ کام کرنا چاہیئے۔ مولف)
زندگی اور صحت تھوڑی سی آمدنی پر بھی قایم رکھی جاسکتی ہے۔
اگر ہم محنتی ہیں تو کبھی فاقہ کشی میں نہ مبتلا ہونگے۔ کیونکہ محنتی شخص کے گھر میں یہ صرف باہر سے جھانکتی ہے اندر نہیں داخل ہوسکتی۔
ہر چیز جو خدا نے پیدا کی ہے اچھی ہے بُری کوئی بھی نہیں۔

نیکیوں کے نام معہ انکے مطالب کے
(از فرینکلن)

۱۔ پرہیز۔ اتنا مت کھاؤ کہ سست ہوجاؤ۔ شراب سے قطعی پرہیز کرو۔
۲۔ خاموشی۔ باتیں مت کرو مگر وہ جو تم کو یا دوسروں کو فایدہ پہونچائیں۔ فضول گفتگو سے بچو۔
۳۔ باقاعدگی۔ تمہاری تمام چیزوں کیواسطے معین جگہ ہونی چاہیئے۔ اور تمہارے ہر کام کے واسطے ایک وقت مقرر ہونا چاہیئے۔

۴۔ ارادہ ۔ جو کام ضروری ہے اُس کے پورا کرنیکا ارادہ کرو۔ اور جس کا ارادہ کرو۔ اُسے ضرور پورا کرو۔
۵۔ کفایت شعاری ۔ وہ خرچ کرو جس سے تمکو یا دوسروں کو فایدہ پہونچے۔ یعنی فضولخرچی مت کرو
۶۔ محنت ۔ وقت بیکار نہ گزارو اور ہر وقت کسی مفید کام میں مشغول رہو تمام غیر ضروری کاموں کو چھوڑ دو۔
۷۔ سچائی ۔ کوئی پُر ضرر فریب نہ کرو۔ اور انصاف کے ساتھ غور کرو۔ اور جب بولو تو اُس کے مطابق بولو۔
۸۔ انصاف ۔ کسی آدمی کو تکلیف پہونچا کر۔ یا اُن حقوق کو فراموش کر کے جو تمہارا فرض ہیں۔ بے انصافی مت کرو۔
۹۔ اعتدال ۔ حدود سے تجاوز نہ کرو۔ لوگوں کی آزادی وہاں تک برداشت کرو جہاں تک اُس کو واجبی جانتے ہو۔
۱۰۔ صفائی ۔ جسم یا کپڑے یا گھر میں کسی میلی چیز کے روادار مت ہو۔
۱۱۔ تحمل ۔ ناچیز باتوں پر اور معمولی یا اُن وقوعات پر جو لاعلاج ہوں برافروختہ مت ہو۔
۱۲۔ انکسار ۔ حضرت عیسٰی علیہ السلام اور سقراط اور حضرت رسول اللہ محمد صلے اللہ علیہ وعلے آلہ واصحابہ وسلم کی پیروی اور نقل کرو۔

حکیم سقراط

صرف نیکی اور پاکیزگی ہی سے خوشی نصیب ہو سکتی ہے۔ جس پر نفسانی خواہشوں کا غلبہ ہوتا ہے۔ وہ رُسوا ہوتا ہے۔
جس چیز سے تم اچھی طرح واقف نہیں اُسے مت کہو۔ جس چیز کی ضرورت نہیں۔ اُس کی جستجو مت کرو اور جو راستہ معلوم نہیں اُس پر سفر مت کرو۔
ہر زمانہ میں موسم بہار موجود رہتا ہے یعنی انسان ہر وقت علم و ہنر حاصل کر سکتا ہے
سقراط سے سوال کیا گیا کہ موت سے بھی سخت تر کوئی چیز ہے اُس نے جواب دیا کہ زندگی

کیونکہ ہر قسم کے رنج اور آزار اور مصیبتیں زندگی ہی میں سہنی پڑتی ہیں۔ اور موت اُن سے رہائی دلاتی ہے۔

نیک نفس اور بدنفس کی شناخت اس طرح ہو سکتی ہے کہ نیک نفس سچ بات کو جلد مان لیتا ہے اور بدنفس بُری اور خراب چیزوں کی خواہش اور حرص میں مبتلا رہتا ہے۔

فلسفہ عین تہذیب ہے۔

بچپن میں شرم و حیا۔ نوجوانی میں اعتدال اور پیری میں کفایت شعاری اور عاقبت اندیشی ضروری ہے۔

تین آدمی میرے دوست ہیں۔ ایک وہ جو مجھے محبت کرتا ہے۔ اور دوسرے جو مجھ سے نفرت کرتا ہے تیسرے وہ جو مجھ سے کوئی واسطہ ہی نہیں رکھتا کیونکہ پہلا محبت کا سبق دوسرا احتیاط اور تیسرا خود اعتباری سکھاتا ہے۔

سیاہ چیز بو کر سفید چیز کاٹ لو یعنی محنت اور سختیاں جھیل کر اُس کا پھل جو میٹھا ہوتا ہے۔ چکھو۔

ایک شخص نے سقراط سے سوال کیا۔ کہ علم سے تجھ کو کیا نفع ہوا۔ اُس نے جواب دیا۔ کہ اس سے زیادہ اور کیا نفع ہوتا۔ کہ میں دریا کے کنارہ پر سلامت ہوں۔ اور جہلا اُس میں ڈوب رہے ہیں۔

تین آدمی قابلِ رحم ہیں اول وہ نیکدل جو کسی بدآدمی کا تابع ہووے دوم وہ صاحب عقل جو کسی جاہل کا تابع ہو سوم وہ باذل جو کسی لئیم کا دست نگر ہو۔

جو شخص تمہارا دشمن ہو اُس سے بچتے رہو۔

نیک بات کے تسلیم کرنے میں صرف اس خیال سے کہ اُس کا کہنے والا ایک حقیر آدمی ہے شرم نہ کرنی چاہیے۔

ایک شخص نے سقراط سے سوال کیا کہ اُس کا کیا سبب ہے کہ میں نے تجھے کبھی رنجیدہ و غمگین نہیں دیکھا۔ اُس نے جواب دیا کہ میں اپنے پاس کوئی ایسی چیز نہیں رکھتا جس کو تلف ہونے کا مجھے غم ہو۔

کامل انسان وہ شخص ہے جس سے اُس کے مخالف بھی بےخوف ہوں۔ اور وہ کامل انسان
نہیں ہے جس سے اُس کے دوست بھی مخالف ہوں۔

افلاطون جو سقراط کا شاگرد تھا سفر کو جارہا تھا سو جب وہ سقراط کے پاس آیا اور اُس سے
کہا کہ مجھے کچھ نصیحت فرمائیے تاکہ اثناء سفر میں میں اُن پر کاربند رہوں۔ سقراط نے کہا کہ
راستہ میں اگر کوئی اجنبی ملے تو اُس سے خائف رہنا۔ اور اگر شناسا ملجائے تو اُس سے
بدگمان نہ ہونا۔ بڑے آدمی کے ہمراہ رہنے سے مجتنب رہنا۔ اپنے جائے قیام سے شب کو
باہر نہ جانا۔ اُن راستوں پر جن پر لوگ بہت کم چلتے ہیں۔ باوجود قلیل مسافت کے مت چلنا۔
بلکہ شارع عام پر باوجود بعد مسافت کے چلنا۔

جب انسان کسی کے ساتھ اور کسی طرح کی نیکی نہ کر سکے تو اُس کی برائیوں سے ہی
اُسے مطلع کرے۔

وہ شخص ذلیل ہوتا ہے جب ایسی چیز کا دعوے ہو جس سے وہ واقف نہ ہو۔

ایک محفل میں سقراط بیٹھا ہوا تھا وہاں ایک جاہل شخص آکر صدر مقام پر بیٹھ گیا۔
کسی نے سقراط سے دریافت کیا کہ کیا تجھے اس بیوقوف کی یہ ناشائستہ حرکت بری
معلوم نہیں ہوئی۔ سقراط نے جواب دیا کہ بُرا ماننے کی کیا وجہ ہے کیونکہ اس مکان کی دیواریں
سب سے زیادہ بلند ہیں۔ لیکن ان کی بلندی کا کوئی خیال بھی نہیں کرتا۔ میں جہلا کو ان
دیواروں اور خاک پتھر سے زیادہ نہیں سمجھتا۔

جو خدا سے نہیں ڈرتا وہ سب سے ڈرتا ہے اور جو شخص خدا سے ڈرتا ہے وہ کسی سے نہیں ڈرتا۔

لوہا صرف لڑائی کے وقت سونے سے زیادہ بیش قیمت سمجھا جاتا ہے۔ مگر عقل ہر جگہ اور
وقت سونے سے زیادہ قیمتی ہے۔

وقت حقیقت میں انسان کی ایک نئی زندگی کا دروازہ ہے۔

جو علم سے محروم ہو وہ مثل تن بیجان کے ہے۔

جو شخص اچھے اور برے میں تمیز نہ کر سکے اُس کا شمار مُردوں میں ہے۔

[illegible] وہ شخص ہے جسکے دشمن تک اُس سے تکلیف نہ پہونچنے کا خوف نہ کریں۔ شکوہ۰

شخص کہ اُس کے دوست بھی دشمن کی طرح خائف ہوں۔
عزت اور دولت بے سود ہے اگر دانائی اور راستبازی نہو۔ دانائی اور راستبازی
بہترین دولت و عزت ہے۔
دو شخص نیک ہیں ۱۔ حق کہنے والا۔ ۲۔ حق سُننے والا۔
عالم دین کا طبیب ہے اور مال دین کا مرض ہے جب خود طبیب مرض میں مبتلا ہوجاتا
ہے تو اُس سے دوسروں کا علاج نہیں ہوسکتا۔
نیک خو ہونا تمام حکمت کا خلاصہ ہے اس سے امن وسلامتی حاصل ہوتی ہے اور دوسروں
کے دل میں محبت پیدا ہوتی ہے۔
بیشک عقل سب سے اچھی چیز ہے اور تمام اُمور کا انحصار اسی پر ہے مگر بعض ایسی اشیا بھی ہیں
جنہیں یہ روزمرہ دیکھنے کے باوجود بھی اُنکے وجود کی غرض و غایت نہیں سمجھتے۔
علم عالم بالا پر جانیکی سیڑھی ہے۔

حکیم افلاطون
(۸)

تمام کائنات کی اشیاء صرف ایک ہی خاص ارواح سے نمودار ہوئی ہیں۔
زندگی جبتک نیک کاموں کا ذریعہ نہ ہو وہ شائستہ نہیں کہی جاسکتی۔
کسی بڑے کام کو کمینوں مدد نہ دینا چاہیئے۔
بات کو پہلے دیر تک سوچو پھر منہ سے نکالو اور پھر اُس پر عمل کرو۔
فلسفہ اخلاق کی درستی اور شائستگی کا علم ہے۔
دوست کے ساتھ اسطرح برتاؤ کرو کہ حاکم تک نوبت نہ پہونچے اور دشمن سے اس طرح برتاؤ
کرو کہ اگر حاکم تک نوبت پہونچے تو تم کو کامیابی حاصل ہو۔
صرف باتونکا حکیم نہ ہو بلکہ قول اور عمل دونوں کا حکیم ہو کہ قولی حکمت دنیا میں اور عملی حکمت
آخرت میں کام آوے۔
یاد رکھو کہ خدائے کریم کے سارے عطیوں میں سے حکمت سب سے بڑھکر ہے۔ اور حکیم

وہ شخص ہے جسکے قول اور فعل دونوں ایک ہوں۔
اچھی بات کے حاصل کرنے میں بُری بات کو ذریعہ اور وسیلہ نہ بنانا چاہیئے۔
کوئی کام وقت سے پہلے نہ کرنا چاہیئے۔ بلکہ ہر ایک کام وقت مقررہ پر انجام پائے
اگر انسان اس عالم میں مسرت بخش زندگی بسر کرنا چاہتا ہے۔ تو اُسے راستباز ہونا ضروری ہے اس صفت کے حاصل کرنیکے بعد اُسکی مصیبتوں اور تکلیفوں کا خاتمہ ہوجائیگا مگر اس سے پہلے نہ ہوگا۔
عاجز اور بیکس کی مدد کرنی چاہیئے۔
جو لوگ امداد کے مستحق ہوں اُن کی امداد کرنے میں اُن کے سوال کا منتظر نہ رہنا چاہیئے
وہ شخص حکیم نہیں جو دنیاوی لذتوں سے خوش ہو اور مصیبتوں سے مضطرب ہو۔
خدا سے ایسی چیز مت چاہو جس کا نفع دیرپا نہ ہو بلکہ باقیات الصالحات کے خواہاں ہو۔
ہر روز اپنا منہ آئینے میں دیکھا کرو اگر بُری صورت ہے۔ تو ..... بُرا کام نہ کرو تاکہ دو برائیاں نہ جمع ہوں اور اگر اچھی صورت ہے تو اُسکو بُرا کام کر کے خراب نہ کرو۔
جبتک مقدمہ میں فریقین کے عذرات پر غور نہ کر لیا جاوے فیصلہ صادر نہ کرنا چاہیئے
خدا کا بندہ سے انتقام لینے کے یہ معنے ہیں۔ کہ خدا اُسکو ادب سکھلاتا ہے۔ نہ کہ اپنا غصہ نکالتا ہے۔
ذری ذری سی بات پر غصہ نہ ہونا چاہیئے۔ تاکہ غصہ کرنیکی عادت نہ پڑجاوے۔
بیکار باتوں سے احتراز لازم ہے۔
افلاطون سے پوچھا گیا کہ تو نے عقل کس سے سیکھی۔ اُسنے جواب دیا کم عقلوں سے کیونکہ جو فعل اُن کا مجھے ناپسندیدہ معلوم ہوا میں نے ترک کر دیا۔
غصہ کی مقدار بات چیت میں اتنی ہونی چاہیئے۔ جیسے کھانے میں نمک۔ کہ جبتک اندازہ پر رہتا ہے۔ تو ہاضم ہوتا ہے۔ ورنہ فاسد۔
اہل علم کا امتحان اُس کی کثرت علم سے نہیں ہوتا۔ بلکہ یہ دیکھنا چاہیئے کہ وہ فضول باتوں سے کیسے بچتا ہے۔

انسان جسقدر عقلمند ہو اُسی قدر اپنے کو نادان سمجھے۔ اور جو چیز نہ جانتا ہو اُس کے
حاصل کرنے میں شرم نہ کرے۔

بہت سے نقصانات انسان کو اس وجہ سے پہونچتے ہیں۔ کہ وہ لوگوں سے مشورہ نہیں لیتا۔

وہ شخص جو دوسروں کو اُس امر کیلئے کہے جو خود وہ نہیں کرتا بمنزلہ ایک اندھے کی ہے جس
کے ہاتھ میں روشنی بتانے کیلئے چراغ ہو۔

جو شخص لوگوں سے کنارہ کشی کرتا ہو تو اُس سے مل۔ اور جو شخص لوگوں سے ملنے کا
عادی ہو تو اُس سے کنارہ کشی کر۔

طلب علم میں شرم مناسب نہیں کیونکہ جہالت شرم سے بدتر ہے۔

بدترین حاجت وہی ہے جو ایک کریم شخص لئیم الطبع کے آگے پیش کرے اور پوری نہ ہو۔

انسان کا فخر اسمیں ہے کہ فخر نہ کرے اور باوجود بڑا ہونیکے اپنے آپکو کمتر سمجھے

صاحبان ہنود ــ مشاہیر اور کتب

(۹)

(الف) بھرتری ہری جی

(سنسکرت زبان کا مشہور عالم)

سب سے بہتر اور بڑی خدمت جو تم ملک اور قوم کے لئے کر سکتے ہو یہ ہے کہ تم اُن کے
لئے ایک ایسی اولاد مہیا کرو جو جسمانی۔ ذہنی اور روحانی باتوں میں سب سے افضل ہو۔

پسندیدہ عادت شہد کی مکھی کیطرح ہے کہ جو ہر پھول سے شہد نکالتی ہے اور بُری عادت
مکڑی کیطرح ہے جو اچھے پھولوں سے بھی زہر چوستی ہے۔

بادشاہ کو بُرے مصاحبوں کی رائے پر کاربند نہ ہونا چاہئے کہ یہ تباہی لاتا ہے۔

اولاد لاڈ کرنے سے بگڑ جاتی ہے۔

نیک صحبت دلوں سے جہالت دور کرکے اُنہیں منور کر دیتی ہے اچھی صحبت راستی کیطرف

داطلب کرتی ہے اور جھوٹ کو زبان سے اس طرح دور کر دیتی ہے۔ جیسے پانی کثافت کو۔
نیک صحبت ترقی کی راہ راست بتاتی ہے۔

دولت پر علم کو ترجیح حاصل ہے۔ علم سے دولت حاصل ہو سکتی ہے مگر دولت سے علم نہیں حاصل ہو سکتا۔

بُری اولاد خاندان کو خراب کرتی ہے جیسے ایک مچھلی تالاب کو گندہ کر دیتی ہے۔

دنیا میں تین طرح کے لوگ ہوتے ہیں۔ ۱۔ نیچ۔ ۲۔ مدہم۔ ۳۔ اُتم۔ نیچ آئندہ خطرات اور رُکاوٹوں کے خوف سے کام کرتا ہی نہیں۔ مدہم کام شروع تو کرتا ہے مگر جب رُکاوٹیں پیدا ہوتی ہیں تو ہمت ہار کر اُس کام سے ہاتھ اُٹھا لیتا ہے۔ اُتم کام شروع بھی کرتا ہے اور کسی طرح کی رُکاوٹیں اور خطرے اُسے سدّ راہ نہیں ہو سکتے۔

انسان کا زیور جواہرات نہیں بلکہ علم ہے۔

وہی لوگ زمانہ کے نشیب و فراز سے خوب واقف ہیں۔ جو اپنے عزیزوں کے ساتھ سلوک کرتے ہیں۔ شناساؤں اور اجنبیوں دونوں سے بہ تلطف پیش آتے ہیں۔ بدی سے بچتے ہیں۔ نیکی کو دل سے چاہتے ہیں۔ دشمن کا مقابلہ بہادری سے کرتے ہیں اور بڑوں کا ادب کرتے ہیں۔

پانی سے آگ بجھ جاتی ہے۔ چھتری سے دھوپ رُک سکتی ہے۔ آنکس سے مست ہاتھی مطیع ہو سکتا ہے۔ لکڑی سے دوسرے جانور قابو میں آسکتے ہیں۔ ہر بیماری کے لئے ایک دوا ہے جس سے وہ دور ہو سکتی ہے۔ اور ہر گناہ کی تلافی کے لئے کوئی نہ کوئی طریق ہے۔ لیکن احمقوں کی حماقت کسیطرح دُور نہیں ہو سکتی۔

راستی کوئی ایسی چیز نہیں کہ بزرگوں کی صحبت سے نہ حاصل ہو سکے۔

(ب) مہابھارت وغیرہ

عالم شباب۔ حُسن صورت اور دولتمندی سب فنا ہونیوالی چیزیں ہیں۔
نیک نفسی سے انسان ثواب پاتا ہے نہ کہ اعلےٰ خاندانی سے۔

ہر کام تقدیر پر نہ اُٹھا رکھا جاوے کیونکہ بغیر تدبیر کے کوئی کام پورا نہیں ہو سکتا۔ چراغ میں جبتک تیل رہتا ہے اُسیوقت تک وہ جلتا ہے۔

وہ درخت جو بہت قریب قریب اُگتے ہیں ہوا کے سخت سے سخت جھونکے کا مقابلہ کرسکتے ہیں۔ کیونکہ ہر ایک درخت دوسرے کو سنبھالتا ہے (مہابھارت)

بڑی حکومت۔ بڑی عورت اور بڑے دوست کا ہونے سے نہ ہونا بہتر ہے (چانکیہ نیتی)

عبادات جو صرف وقار حاصل کرنے اور لوگوں میں اپنے تئیں مقدس ظاہر کرنے کے لئے کیجاتی ہیں کسی کام کی نہیں۔ (مہابھارت)

میں برہمن اُس شخص کو کہونگا۔ جو غصہ و غضب کا عادی نہ ہو۔ نیک کام کرتا ہووے۔ اور اُسمیں خود نفسی نہ ہو (ایک ہندو بزرگ)

وفا شعار عورت روحانی مسرت کا بہترین ذریعہ ہے۔ خوش گفتار عورت خلوت میں ساتھی اور صلاح و مشورے میں باپ اور مصیبت میں ماں ہے (مہابھارت)

قابل تعظیم وہ شخص ہے جو قانع ہو۔ صاحب قناعت ہی ہمیشہ خوش رہتا ہے (مہابھارت)

انسان کا سب سے بڑا دوست اُس کی عورت ہے (مہابھارت)

مال کے صرف ہونیکے تین طریقے ہیں۔ ۱۔ خیرات۔ ۲۔ اپنے ذاتی مصارف۔ ۳۔ بربادی۔ اگر پہلے دو طرح سے مال صرف نہ ہوگا۔ تو تیسری طرح سے برباد ہو جائیگا (مہابھارت)

صبر سے دولت اور مسرت اور ثواب حاصل ہوتا ہے۔ خدائے پاک صبر کو پسند فرماتا ہے جس عابد میں صبر نہیں وہ اُس پانی کی طرح ہے جو ایک ایسے گھڑے میں ہو جس میں سوراخ ہو بے صبر آدمی کا روزہ نماز سب بیکار ہے (مہابھارت)

چغلی کھانیوالا اور دوست کیساتھ بیوفائی کرنیوالا ضرور بالضرور تکلیف اور عذاب میں مبتلا ہوگا۔ (راماین)

جس قسم کی انسان کی فطرت ہوتی ہے اُسی قسم کے لوگوں کی صحبت کا وہ ہمیشہ متلاشی رہتا ہے اور اُس کے اثر سے متاثر ہوتا ہے۔ (مہابھارت)

باپ کے بعد بڑا بھائی مثل باپ کے ہے۔ اور اُسکی بیوی مانند ماں کے ہے۔ اس لیئے چھوٹے

یا خیال سے صدمہ پہونچانیکی کوشش کرتا ہے وہ اپنے حق میں کڑوے بیج بوتا ہے
جو آئندہ زمانہ میں بڑے ہوکر تکلیف کے پھل لائینگے۔ (وشنو پران)
تنگ حوصلہ لوگ پوچھا کرتے ہیں۔ کہ کیا فلاں آدمی ہماری قوم کا ہے۔ یا ہماری
ذات کا ہے۔ عالی حوصلہ لوگ کل بنی نوع انسان سے بھائیوں کی طرح سے برتاؤ
کرتے ہیں۔ (پنچ تنتر)
جب تم نے اس دنیا میں قدم رکھا تو سب لوگ خوشی کے مارے ہنستے تھے اس
لئے تم کو چاہئے کہ ایسے کام کرو کہ مرنیکے بعد کوئی تمہارے پیچھے نہ ہنسے (کبیر جی)
سچائی سے کوئی چیز بڑی نہیں اور سچائی کو سب سے زیادہ بزرگ سمجھنا چاہئے (راماین)
عورتیں فطرتاً کج فہم۔ متلون مزاج اور مفسد واقع ہوئی ہیں (لچھمن جی۔ راماین)
خواہشات سے جو برائیاں پیدا ہوتی ہیں۔ وہ تین ہیں۔ ۱۔ دروغگوئی۔ ۲۔ بدچلنی۔
۳۔ بلا کسی سبب کے کینہ وری (سیتا جی۔ راماین)
چکنی چپڑی باتیں بنانیکو تو بہت لوگ ہیں۔ مگر ناصح عاقل عنقا صفت ہو (راماین)
جو بادشاہ اپنی رعایا کی حفاظت نہیں کرتا وہ گناہگار ہے اور جو حفاظت کرتا ہے وہ
عابدوں و زاہدوں کے چوتھائی ثواب کا مستحق ہے (راماین)
رعایا بادشاہ کے قدم بقدم چلتی ہے (رام جی۔ راماین)
دنیا سچائی پر قائم ہے کوئی چیز سچائی سے بڑی نہیں (رر)
جو کام بڑے آدمی سے سرزد ہوتا ہے اسکو دوسرے لوگ بھی کرتے ہیں۔ اور
جو نظیر ملتی ہے اسکی پیروی کرتے ہیں (کرشن جی۔ بھگوت گیتا)
سب سے خراب وہ بادشاہ ہے جو اپنے دوستوں سے وعدہ کرکے پورا نہیں کرتا۔
جو شخص ایک گھوڑا دینے کا وعدہ جھوٹا کرتا ہے وہ سو گھوڑوں کے مار ڈالنے کا گناہگار
ہے اور جو مہربانی کا عوض نہیں دیتا وہ گردن زدنی ہے (لچھمن جی۔ راماین)
انسان قسمت سے مقابلہ نہیں کرسکتا۔ سب کا انجام موت ہے جس طریق سے ایک مضبوط
اور عالیشان عمارت زمانہ کے ہاتھوں ضرور منہدم ہوجاتی ہے اسی طرح انسان کمزور

جاتا ہے (رام جی - رامائن)

خاندانی تعلقات کس کام کے ہیں - انسان تنہا ہوتا ہے اور تنہا مرتا ہے (رامائن)

جیسے مکھیوں کا جمع کیا ہوا شہد دوسروں کو ملجاتا ہے اسی طرح بخیلوں کا مال اوروں کے تصرف میں آتا ہے (مہا بھارت)

راستبازی میری ماں ہے اور [illegible] میرا باپ ہے سلامت روی میرا بھائی ہے علم میری زوجہ اور صبر میرا فرزند ہے (راجہ یودھشترا)

گولر کا پھول اور سفید کوا ممکن ہے مگر کسی عورت کے دل کی بات پا جانا غیر ممکن ہے (ز درو پتی)

کیا گنگا میں اشنان کرنے سے کوا ہنس ہوسکتا ہے (تامل مثل)

کیا دھونے پر بھی بچھڑا نہیں ہوسکتا (ہندی مثل)

کہیں صرف سوراخ کے منھ پر پیٹنے سے سانپ مرسکتا ہے - کہیں صرف جسمانی تکلیف سہنے سے نجات مل سکتی ہے (کنٹری مثل)

جو لوگ خدا کے متلاشی ہیں خدا خود ان کے دل میں رہتا ہے جو لوگ تیرتھ اور زیارتوں کیلئے دوسرے مقامات کو جایا کرتے ہیں - وہ مثل اس [illegible] کے ہیں جو گلے سے اس بکری کو تلاش کرے جسے خود وہ پکڑے ہوئے ہو - (تلنگی مثل)

بڑی بڑی ندیاں - بڑے بڑے درخت - کارآمد پودے اپنے نفع کیلئے نہیں پیدا کیے گئے - بلکہ دوسروں کے کام آنے کیلئے پیدا کیے گئے ہیں (ہندی مثل)

تین شخصوں کا امتحان تین حالتوں میں کیا جاتا ہے - بہادر کا امتحان میدان جنگ میں - دوست کا امتحان ضرورت کے وقت اور عقلمند کا غیظ و غضب کی حالت میں (ہندی مثل)

جیسے کوچبان شوخ گھوڑے کو اپنے قبضہ میں رکھتا ہے اسی طرح تو بھی اگر عقلمند ہے تو اپنے جذبات کو روک - کیونکہ اگر وہ بیقابو ہو جائینگے تو تیری خرابی ہے (منو جی)

فصل دوم

متفرق حصہ اوّل

محنتی کا ہاتھ اُسے کبھی نہ کبھی ضرور دولتمند بنا دیتا ہے (حضرت سلیمان علیہ السلام)

جھوٹ بولنا خیانت ہے اور سچ کہنا امانت ہے (حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالےٰ عنہ)

جو بات لوگوں کی سمجھ میں آئے وہ اُن سے کہو - اور جو سمجھ میں نہ آئے وہ مت کہو (حضرت علی علیہ السلام)

کیا تمہیں بڑا بننے کی خواہش ہے؟ اگر بڑا بننا چاہتے ہو تو پہلے چھوٹے بننے کی کوشش کرو - جب کوئی رفیع الشان عمارت بناؤ تو اُسکی چھوٹی چھوٹی بنیادوں کی طرف سے غافل نہ ہو (سینٹ آگسٹائین)

عمدہ کتابوں کا [illegible] کرنے سے خود ایک عمدہ کتاب بنجانا بہتر ہے (فینسلن)

میں اُس بچہ کی طرح ہوں جو سمندر کے کنارے کنکروں اور پتھروں سے کھیلتا ہو اور جس کے سامنے سچائی کا ایک بحر ذخار لہرا رہا ہو (نیوٹن)

میرے خیال میں قرض [illegible] فی الفور ادا کر دینا انسان کا اخلاقی فرض ہے (مکالے)

کمینہ کاموں کے کرنے سے جو شخص ڈرے وہ سب سے زیادہ بہادر ہے (بن جانسن)

جو شخص مصیبت کا بوجھ بخوش اسلوبی اُٹھا سکتا ہے - وہی سب سے بہتر کام کرتا ہے (ملٹن)

جو شخص علمی مذاق نہ رکھتا ہو اُس کے سامنے علمی باتیں کرنا اُسے اذیت پہونچانا ہے (حضرت امام ابو حنیفہ رحمتہ اللہ تعالےٰ علیہ)

بخیل آدمی سے قرض نہ لو - جاسوس اور مخبر سے دوستی نہ کرو - اور عورت کے اقرار و عہد پر اعتماد نہ کرو - (حضرت لقمان)

دولت کی زیادتی عالم نوجوانی کی تباہی کا ذریعہ ہے (بیکن)

عالم ترین خلق مطیع ترسناک ہو۔ جاہل ترین خلق عاصی ایمن ہے یعنی جو باوجود ادائے عبادت و اطاعت کے خدا سے ڈرتا ہے وہ سب سے بڑا عالم ہے اور جو باوجود گناہگار ہونے کے نڈر اور بیخوف ہو۔ وہ سب سے زیادہ جاہل ہے۔ (حضرت منصور عمار رحمتہ اللہ تعالےٰ عنہ)

جتنی خدمت اور فرمانبرداری تم اپنے ماں باپ کی کرو گے اتنی ہی تم اپنی اولاد سے اُمید کر سکتے ہو (تھیلز)

راحت کی جڑ خدا پرستی ہے (فیثا غورث)

ناممکن ایک ایسا لفظ ہے جو صرف احمقوں کی لغت میں پایا جاتا ہے (نپولین)

صرف دوسروں کی آنکھوں سے ہم اپنا عیب دیکھ سکتے ہیں۔ (حکیم بزرجمہر)

علم سے آدمی کے دل کی وحشت اور دیوانگی دور ہوتی ہے (بیکن)

جس شخص کو علم نے بھی معاصی اور فواحش سے باز نہ رکھا اُس سے زیادہ زیانکار اور کون ہوگا۔ (حضرت امام ابو حنیفہ رحمتہ اللہ تعالےٰ علیہ)

وہ زندگی ضائع ہے جسمیں باوجود مقدرت کے نیکی نہیں کیجاتی (بزرجمہر)

انسانی زندگی کا اصل اصول حصول راستی ہے۔ (بدھ)

اگر عورتیں چاہیں تو لڑکپن ہی میں اپنی اولاد میں وہ خیالات پیدا کر سکتی ہیں جو انہیں بڑے ہونیکے بعد مشہور کر دیں (ڈرسٹن)

مالدار ہونیکی نسبت حقیقی طور پر خوش ہونا بہتر ہے (حکیم سولن)

بچہ جسقدر اپنی چھ برس کی عمر میں سیکھ جاتا ہے اُس سے زیادہ وہ اپنی تمام باقی زندگی میں نہیں سیکھ سکتا (لارڈ بروھم)

جو کوئی دوسروں کا ادب نہیں کرتا کوئی اُسکا ادب نہیں کرتا [illegible]

روپیہ پیدا کرنا اس قدر دشوار کام نہیں جتنا حاصل کر کے [illegible] ہو (سمائلز)

ہمیں اپنی مدد آپ کرنی چاہیے۔ دوسروں کی امداد سہارے [illegible] قائم نہیں رہ سکتی (سمائلز)

کم حوصلہ شخص سے راز نہ کہنا چاہیے کیونکہ وہ اُسے عوام پر ظاہر کر دیتا ہے (سکندر)

حیوانات پر رحم کرنا فیاضی کی عمدہ مشق ہے۔ (سر آرتھر ہیلپس)

خدا اپنا ہیں رکھے ایک صبح سے جو روشن ہے ایک لڑکے سے جو شرابی ہے۔
اور ایک عورت سے جو لاطینی بولتی ہے۔ (ارسمس ڈارون)

بنی نوع آدم کا عاشق بنا در حقیقت زندہ رہنا ہے (سینٹ انتانی)

ترقی کا راز یہ ہے کہ کام کتنا ہی چھوٹا ہو اُس کو تندہی اور توجہ سے کرنا چاہیے (گارفیلڈ)

عقلمندوں کے خیال میں وہ وقت بڑا کٹھن ہوتا ہے جب کوئی ایسی بات پیش آجاوے
کہ اُس کے اظہار اور اخفا دونوں میں خرابی پیدا ہونیکا خوف ہو (حضرت لقمان)

اللہ تعالیٰ نے انسان کو جو سب سے بڑی نعمت عطا فرمائی ہے۔ وہ عقل ہے۔ اور جو
سب سے بڑی نعمت قیامت میں بخشی جاویگی۔ وہ گناہوں کی معافی ہے۔ (ہوشنگ)

بنی نوع انسان کی بہوا خواہی میں اپنا مال وقف کر دینے سے بہتر اپنے آپ کو وقف
کر دینا ہے (سمائلز)

تمام عالم کی برائیوں میں دروغگوئی عام طور پر نہایت رائج ہے (سمائلز)

دیو کی طاقت اپنے آپ میں رکھنا اچھا ہے۔ مگر دیو کی طرح اُسی استعمال کرنا بُرا ہی (سمائلز)

جو خدا کو پہچانتا ہے وہی حقیقت میں آدمی ہے اور جو خدا کو نہیں پہچانتا وہ آدمی
نہیں ہے (فیلو)

جو سلوک تم اپنے ساتھ چاہتے ہو۔ دوسروں کے ساتھ کرو۔ اور اپنی طرح اپنی پڑوسیوں
کو پیار کرو (حضرت عیسےٰ روح اللہ علیہ السلام)

اخلاص اسکو کہتے ہیں کہ کام کے عوض دنیا و دین نہیں نہ چاہا جاوے (رویم)

انسان ایک کھانے پینے والا اور سونیوالا جانور ہے (ارسمس ڈارون)

جب کوئی شخص کسی کی تحقیر کرے تو بہتر یہی ہے کہ اُسے اشتعال انگیز جواب
نہ دیا جاوے (ارسمس ڈارون)

دنیا کو فیاض خدا کا دھیان انسان کے دل میں نہیں پیدا ہوتا جب تک اُسی طرح

طور پر تعلیم نہ دی جاوے (چارلس ڈارون)

علم عمل کو پکارتا ہے اگر عمل نے ہاں کہا تو خیر ورنہ علم رخصت ہو جاتا ہے (حضرت سفیان ثوری رحمتہ اللہ تعالےٰ علیہ)

دشمن سے ایکبار تو دوست سے ہزار مرتبہ ڈر کیونکہ دوست اگر دشمن ہو جاوے تو اُسے گزند پہونچانیکے طریقے معلوم ہیں۔ (قاضی ابن معروف رحمتہ اللہ تعالےٰ علیہ)

تنہائی بُری صحبت سے بہتر ہے اور اچھی صحبت تنہائی سے بہتر ہے (حضرت ابوذر رضی اللہ تعالےٰ عنہ)

انسان کو لازم ہے کہ اپنی ہمدردی کے حلقہ کو تنگ نہ رکھے اور غیروں سے بے سبب نفرت اور تعصب نہ کرے (علامہ بلیکی)

حضرت علی علیہ السلام کا قول ہے کہ مشورہ نہ کرنے میں خیر نہیں ہے۔

تو اُن لوگوں میں ست شمار ہو کہ علم تو مثل علما کے رکھتے ہیں۔ اور عمل میں مثل بیوقوفوں کے ہیں۔ (حضرت حسن بصری رحمتہ اللہ تعالےٰ علیہ)

علقمہ عطاردی نے بوقت انتقال اپنے فرزند کو نصیحت فرمائی۔ کہ بیٹا ایسے شخص کو دوست بنانا جو تیرے مال اور آبرو کا محافظ ہو۔ جو وقت پر تیری مدد کر سکے جو تیری نیکیوں کا اظہار کرے اور نیکی کا بدلہ نیکی سے دے اور جو تیری عزت و قعت چاہتا ہو۔

دنیا میں بڑے بڑے کام طباعی سے نہیں بلکہ سلسلہ وار محنت اور استقلال سے ہوتے ہیں (ڈیمویل جانسن)

جب کوئی شخص نیک راہ اختیار کرے اور اُسے یہ خیال ہو کہ دنیا کیا کہیگی تو سمجھ لینا چاہیئے کہ اُس سے کوئی کام نہیں ہو سکتا (سمائلز)

بزرگی کی نشانیاں تین ہیں۔ اول دوسرے لوگ اُسے بزرگ سمجھیں۔ دوم وہ خود اپنے تئیں بزرگ نہ جانے۔ سوم جب مصیبتوں میں گھر جاوے تو سچائی کو نہ چھوڑے (زردشت)

کام کی طرف نہ دیکھنا چاہیئے بلکہ جس نیت سے وہ کام کیا گیا ہو اُس پر غور کرنا چاہیئے (آگسٹس)

سچا دوست وہ ہے جو تیرا ساتھ دے۔ جو تیرے فائدہ کے لئے اپنا نقصان اُٹھاوے

اور اگر زمانہ سے تجھے کوئی صدمہ پہنچے تو وہ تیری دلجمعی کی خاطر ہر قسم کی پریشانی اٹھائے (حضرت علی علیہ السلام)

اگر علما خدا کے دوست نہیں تو دنیا میں کوئی خدا کا دوست نہیں (حضرت امام ابوحنیفہ رحمتہ اللہ تعالےٰ علیہ)

صبر ایک ایسی سواری ہے جو ٹھوکر نہیں کھاتی (حضرت علی علیہ السلام)

جو شخص قبل از وقت عزت چاہتا ہے ذلت پاتا ہے (حضرت امام ابوحنیفہ رحمتہ اللہ تعالےٰ علیہ)

حیا اور شرم عورتوں کا حسن ہے (حضرت علی علیہ السلام)

میں تین شخصوں پر سخت افسوس کرتا ہوں اول اُس پر جو اپنی قوم میں صاحب عزت و وقعت تھا۔ اور ذلیل ہو گیا ہو۔ دوم اُس پر جو اپنی قوم میں صاحب دولت تھا۔ اور مفلس ہو گیا ہو۔ سوم اُس عالم پر جو دنیا دار ہو (فضیل بن عیاض رحمتہ اللہ تعالےٰ علیہ)

میں کسی ایسے شخص کو نہیں جانتا جو صبح کو دیر تک بستر پر پڑا رہنے کا عادی رہا ہو۔ اور پھر مشہور اور نامور ہو گیا ہو (ڈین سوفٹ)

جو کوئی دولت کا۔ مسرت کا اور عیش و عشرت کا عاشق ہے۔ وہ کبھی بنی نوع انسان کا دلدادہ نہیں ہو سکتا ([illegible])

اگر تم نیکی کی راہ پر چلنا چاہتے ہو تو غرور اور سرکشی کو اپنے سے علیحدہ کر دو (زردشت)

بلندی اور رفعت تواضع اور انکساری میں ہے فخر اور بزرگی فقر اور محتاجی میں ہے۔ (حضرت اویس قرنی رضی اللہ تعالےٰ عنہٗ)

تو اُس شخص کو جو اپنے پیشہ میں مصروف ہے نہیں دیکھتا وہ بادشاہوں کے آگے کھڑا ہوگا کمینہ لوگوں کے آگے نہیں کھڑا ہوگا (حضرت سلیمان علیہ السلام)

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالےٰ عنہٗ زبان کی طرف اشارہ کر کے فرماتے تھے کہ یہی چیز ہے جس سے مجھکو بہت اندیشہ ہے اسکی حفاظت کرو کہ اس سے زیادہ انسان کے لئے اور کوئی خطرناک چیز نہیں دنیا اور آخرت دونوں میں۔

ہر قسم کی نفسانی خواہشوں یعنی غیض و غضب بیرحمی۔ بے ایمانی مکروفریب سے احتراز لازم ہے (فیثاغورث)

مُردہ لوگوں کو بدی سے یاد نہ کرنا چاہیئے۔ (حضرت لقمان)
پہلے خدائے جل وعلا کو پہچانو پھر لوگوں کی قدر کرو (حضرت لقمانؑ)
کم بات کرنے والا کم کھانیوالا اور لوگوں کو آزار نہ پہونچانیوالا ہمیشہ سلامت خوش اور مصیبتوں سے محفوظ رہتا ہے (حکیم بزرجمہر)
خوبصورت عورت کے دیکھنے سے آنکھ اور نیکدل عورت کے دیکھنے سے جی خوش ہوتا ہے۔ اس لئے خوبصورت عورت ایک ہیرا ہے اور نیکدل عورت ایک خزانہ (نپولین)
نیک بخت بیوی شوہر کیواسطے نعمت غیر مترقبہ ہے (ملٹن)
اصلی مرد وہ ہے جو نام نیک بطور یادگار چھوڑ جاتا ہے (بہمن)
یہ چار عادتیں بچونکی اگر بڑوں میں ہو تو وہ ابدال کا مرتبہ حاصل کرلیں اول یہ کہ اگر انہیں کسی سے تکلیف پہونچتی ہے تو وہ کسی سے شکایت نہیں کرتے۔ دوم یہ کہ وہ اپنے کھانے پینے کی فکر نہیں کرتے۔ سوم یہ کہ جو چیز انہیں ملتی ہے اُسے دوسرے روز کے لئے بچاتے نہیں چہارم یہ کہ جب باہم لڑتے ہیں تو کینہ نہیں رکھتے۔ (جالینوس)
تندرستی ہزار نعمت ہے مگر ملک کی آسایش کا خیال رکھنا اس سے کہیں بہتر ہے (کیکاؤس)
جس عورت کے دلمیں رحم ہوتا ہے اُس سے نازک تر خدائے برتر نے دنیا میں اور کوئی چیز نہیں بنائی (لوتھر)
مال سے زیادہ انسانی مصیبتوں کا ذریعہ اور کوئی نہیں (سنیکا)
جو اپنے نفس پر قابو رکھتا ہے وہ آزاد ہے (ایپقطیطس)
چار ہزار اقوال میں یہ چار کلمے منتخب ہیں ان میں سے دو قابل یاد رکھنے کے اور دو قابل بھولجانے کے ہیں۔ خدا کو اور موت کو یاد رکھو۔ اور اپنی نیکی اور دوسرے کی بدی کو بھول جاؤ (حضرت لقمانؑ)
ہر شخص کو اس دنیا میں کچھ نہ کچھ کرنا چاہیئے اور ہر شخص اس جہان میں کوئی نہ کوئی کام اپنے یا اپنے عزیزوں دوستوں اور بنی نوع انسان کی بھلائی کیلئے کرسکتا ہے (ارسمس ڈارون)
ارسمس ڈارون کو ہکلانے کی عادت تھی [illegible] کسی نے اُس سے دریافت کیا کہ

ہکلانا تمہیں بُرا نہیں معلوم ہوتا اُسنے جواب دیا کہ مجھے اس ہکلانے کی وجہ سے بات کہنے میں
غور و خوض کر لینے کا موقع ملجاتا ہے اور نیز بیہودہ سوالات سے باز رہجاتا ہوں۔

عقل دو قسم کی ہوتی ہے طبعی اور سماعی۔ سماعی سے کوئی فایدہ حاصل نہیں اگر طبعی عقل
نہ ہو جیسے تاوقتیکہ بصارت نہ ہو سورج کی روشنی بیکار ہے (حضرت علی علیہ السلام)

سب سے زیادہ دور اندیش اور ہوشیار قوم وہ ہے جو اپنی قوت علمیہ اور کمال عقلیہ
سے ہر چیز میں ایک قسم کی ترقی دینے کا مادہ رکھتی ہے (سر سید احمد خاں مرحوم و مغفور)

دس میں نو حصہ برائیاں اور تکالیف صرف سستی سے پیدا ہوتی ہیں (سمایلز)

خدا کو یاد رکھو۔ امانت میں خیانت نہ کرو غصہ کھا جاؤ۔ علم حاصل کرو۔ مذہب کو مضبوط
کرو۔ بُرے ساتھیوں سے بھاگو۔ اچھوں سے ملو۔ لوگوں کی عیب پوشی کرو۔ مظلوموں کی فریاد
سنو اور عقلاء میں معاوضہ لو (حکیم دیوجانس کلبی)

چار چیزوں کو چار چیزوں سے علیحدہ رکھنا چاہیے۔ ۱۔ حسد سے دل کو۔ ۲۔ کذب و غیبت
سے زبان کو۔ ۳۔ ریا سے عمل کو۔ ۴۔ حرامخواری سے پیٹ کو (حضرت فریدالدین عطار رحمۃ اللہ علیہ)

جس کام کا کرنا ممنوع ہو اُس کام کے خیال کو بھی دل سے نکال دینا چاہیے (فیثاغورث)

اگر یہ منظور ہو کہ اپنے راز سے دشمن بھی واقف نہ ہونے پائے۔ تو اپنے راز کو دوست
سے بھی نہ کہنا چاہیے (نوشیرواں)

جنگ کی موقعہ پر بھی قواے روحانی کا اقتدار قواے جسمانی پر دس گنا رہتا ہے (نپولین)

جو شخص بد افعالیوں سے محفوظ۔ کاروبار میں منصف۔ قول کا پکا۔ مستقل مزاج۔ محنتی اور
ماتحتوں پر مہربان ہے وہی شریف ہے (ڈاکٹر فولر)

فلسفہ نفس ناطقہ کی اصلاح کا علم ہے (حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ)

کسی چیز کے حصول کا متمنی ہونا اور اس کے لئے محنت اور سختی اٹھانے کے لئے تیار نہ ہونا
کمزوری اور سستی کی نشانی ہے (سمایلز)

وہ کون شخص ہے جو بزدل کی تعریف کرتا ہو۔ دلیر آدمی بہادروں کی زندہ مثال
ہوتا ہے۔ (سمایلز)

انسان کی زندگی میں ایسے ایسے تغیرات اور حادثات واقع ہوتے ہیں کہ عقل میں اس بات کی اجازت نہیں دیتی کہ فانی اشیاء پر فخر کریں صرف وہ شخص خوشحال کہا جا سکتا ہے جس کو آخر تک کامیابی ہوتی رہے (حکیم سولن)

جس کام کو شروع کرو پہلے اس کے انجام کو دیکھ لو کیونکہ ؎
مرد آخر بیں مبارک بندہ ایست (سکندر)

لوگوں کے مال و دولت کی طمع کرنا پست ہمتی کی دلیل ہے (بطلیموس)

سانپ بدطینت آدمی سے بہتر ہے کیونکہ سانپ تو اُس وقت کاٹتا ہے جب قضا آ جاتی ہے مگر بدطینت آدمی قدم قدم پر ایذارسانی کرتا ہے (آسٹس)

اپنا عیب نہ دیکھنا اور دوسروں کی عیب جوئی کرنا۔ آپ بخیل ہو کر دوسروں سے سخاوت کی اُمید رکھنا حماقت کی نشانیاں ہیں (حضرت فریدالدین عطار رحمۃ اللہ علیہ)

اظہار حق کے لئے شرم نہ کرنی چاہیئے اور دوست اور دشمن دونوں کو برابر نصیحت کرنا چاہیئے (حضرت لقمانؑ)

سب سے بڑا بادشاہ وہ ہے جو اپنی خواہشات نفسانی پر غالب ہو (فیثاغورث)

ہر دلعزیز بننے کیلئے انسان کو داد و دہش سے کام لینا چاہیئے (نوشیرواں)

دوسروں کی محنت و مشقت کو ضایع نہ کرنا چاہیئے تاکہ تمہاری سعی و کوشش بھی ضایع نہ جاوے (نوشیرواں)

جاہل کیلئے سب سے اچھی بات خاموشی ہے (بطلیموس)

جو شخص خواہشات نفسانی کا تابع ہے اور جسے ہر وقت عیش و عشرت کی پڑی رہتی ہے وہ کبھی نیکنام نہیں ہو سکتا (داراب)

بیفایدہ جینا مرنے سے بدتر ہے (بطلیموس)

میرے خیال میں امارت بڑے بڑے خطابات۔ دولتمندی اور بڑی جایداد رکھنے کا نام نہیں ہے بلکہ اس کیلئے انسے بھی اعلےٰ ترین صفات کی ضرورت ہے (سولن)

عمدہ سلطنت وہ ہے جہاں بادشاہ واقعی بادشاہ ہے۔ وزیر وزیر ہے۔ باپ

باپ ہے اور بیٹا بیٹا ہے (حکیم کنگ فوزی چین کا مشہور حکیم)

اکثر لوگ اس بات پر فخر کیا کرتے ہیں کہ وہ آزاد اور بہادر ہیں۔ مگر تا وقتیکہ صفحۂ عالم پر ایک غلام بھی باقی ہے کیا وہ بہادر اور آزاد کہے جا سکتے ہیں کیا آزادی اسکا نام ہے کہ ہم خود غلامی لئے سے آزاد ہوں اور دل سے اس خیال کو کہ ہمیں بنی نوع انسان کے لئے کچھ کرنا ہے نکال دیں سچی آزادی اسکو کہتے ہیں کہ ہم دل و جان سے اپنے بھائیوں کے گلے سے غلامی کا طوق نکال لینے میں مدد دیں۔ وہ لوگ غلام ہیں جو غریبوں اور بیکسوں کی حمایت میں بولنے سے خوف کرتے ہیں وہ لوگ غلام ہیں جو صرف لوگوں کی نفرت اور طعن و تشنیع کے خیال سے راستی کو ہاتھ سے دینا پسند کرتے ہیں۔ (جیمس رسل لول)

خدا کا شکر ہے کہ میں انسان ہوں جانور نہیں ہوں خدا کا شکر ہے کہ میں مرد ہوں عورت نہیں ہوں (تھیلز)

خوشخرامی۔ عمدہ پوشاک۔ اور خوش آواز کسی کو معزز نہیں بنا دیتی۔ ہاں جو مصیبت کے وقت جری ہو۔ جسکا دامن عزت داغ بدنامی سے پاک ہو وہی باعزت شخص ہے (بینڈنیل)

بادشاہ کو عیش و عشرت کی جانب نہیں بلکہ رعایا کی مقصد برآری کی طرف متوجہ ہونا چاہیے (ایخرمرو)

زندگی کا سرمایہ نیکنامی ہے اچھے آدمی کا انجام بھی اچھا ہوتا ہے (سکندر)

ضرورت سب چیزوں پر غالب آتی ہے (تھیلز)

بیکار رہنے سے کام کرنا بہتر ہے اور غمگین رہنے سے گانا بہتر ہے (ایرّی کارنوال)

اس دنیا میں سب سے زیادہ مشکل اپنے آپکو پہچاننا ہے اور سب سے زیادہ آسان کام دوسروں کو پند و نصیحت کرنا ہے (تھیلز)

انسان اپنی مصیبت کو اسوقت بہت آسانی سے سہتا ہے۔ جب وہ اپنے دشمنوں کو اپنے سے بدتر حالت میں پاتا ہے (تھیلز)

عقل استقلال اور تحمل کا نام ہے (لقمن)

پڑھنے سے میرے دلکو وہی تعلق ہے جو میرے جسم کو گوشت کے ٹکڑے سے

ہے (ڈیوک آوف ویوون)

بڑھاپا زندگی کی مسرتوں کو کم اور زندگی کی ہوس کو زیادہ کرتا ہے (گولڈاسمتھ)

جو شخص کوئی کام نہیں کرتا اور یہ سمجھتا ہے کہ اُس کے لئے دنیا میں کوئی کام کرنے کو نہیں ہے اُسکی حالت قابلِ رحم و افسوس ہے (سمایلز)

بہت سی کتابیں پڑھنے سے زیادہ پڑھنا بہتر ہے (پلینی)

جو کام دیانتداری سے نہیں کیا جاتا وہ کبھی فایدہ مند نہیں ہوا کرتا (فرینکلن کا والد)

کاہلی کے معنے سمجھنے میں لوگ غلطی کرتے ہیں۔ لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ ہاتھ پاؤں سے محنت نہ کرنا کام کاج محنت ضروری میں چستی نہ کرنا اور اُٹھنے بیٹھنے میں اور پھرنے میں سستی کرنا کاہلی ہے مگر یہ خیال نہیں کرتے کہ دلی قوا کو بیکار چھوڑ دینا سب سے بڑی کاہلی ہے (سر سید احمد خاں مرحوم و مغفور)

وہ خطرے جنہیں ہم عالمِ شباب میں نظر میں بھی نہیں لاتے عالمِ پیری میں ایک نئی خوفناک صورت اختیار کر لیتے ہیں۔ (آلیور گولڈاسمتھ)

انسان کی تمام دوسری صفات عقل سے کم درجہ پر ہیں جسطرح کہ معمار جو اینٹ پتھر رکھکر مکان بناتا ہے میر عمارت سے کم درجہ پر ہوتا ہے جو صرف عمارت کا نقشہ بنا دیتا ہے اور کام کی نگرانی کرتا ہے (رابرٹ ہال)

روپیہ پیسے کے متعلق تین قاعدے:۔ ۱۔ جتنا تم پیدا کر سکتے ہو اور کما سکتے ہو پیدا کرو اور کماؤ۔ ۲۔ اپنے روپئے کو جتنا تم بچا سکتے ہو بچاؤ۔ ۳۔ جتنا خیرات کر سکتے ہو خیرات کرو (جان لوزی)

مشقت اکثر ترقی کیلئے سدِراہ ہو جاتی ہے لیکن بعض وقت نہایت قایم مدد ثابت ہوتی ہے (پروفسر ویمبری)

حقیقی مسرتیں سستی سے نہیں بلکہ محنت اور کام کرنے سے میسر ہوتی ہیں (سمایلز)

جس طرح بند یا کھڑے پانی میں کیڑے پیدا ہو کر غلیظ کر دیتے ہیں۔ اُسی طرح اعضا میں اگر اُن سے کام نہ لیا جاوے تو بیکار ہو جاتے ہیں (برٹن)

اس دنیا کو ایک عالیشان محل سمجھنا چاہیے۔ جہاں انسان کو آرام و آسائش بسر کرنے اور شکر گذاری کیساتھ رہنے کیلئے بھیجا گیا ہے (گولڈ اسمتھ)

مطالعۂ کتب دل کی غذا ہے کیونکہ اس سے ہمیں اپنے معبود اور اس کی مخلوق اور خاص کر اپنے اور اپنے دوسرے بھائیوں کا حال معلوم ہوتا ہے (گبن)

ایک دفعہ مسٹر ایڈیسن (موجد فونوگراف) سے کسی نے پوچھا کہ جب تم کو مال و دولت اور شہرت کی پرواہ نہیں تو پھر وہ کونسی چیز ہے جو تمہیں اسقدر محنت اور مشقت پر مجبور کرتی ہے ایڈیسن نے جواب دیا کہ میرا دل چاہتا ہے کہ میں کام کرتا رہوں میں جس کام کو کرنیکا ارادہ کرتا ہوں اُسے بغیر ختم کئے نہیں چھوڑتا۔

میں یہ نہایت جرأت سے کہسکتا ہوں کہ کاہل آدمیوں کو اگر تمام دنیا کی نعمتیں میسر ہو جائیں تو بھی وہ خوش نہیں ہو سکتے (سمائلز)

ہر ایک کام میں جسکو تم شروع کرو یا انجام دو اعتدال کو کبھی ہاتھ سے نہ دو۔ اور ہمیشہ خیر الامور اوسطہا پر عمل کرو۔ افراط و تفریط سے بچنا اور ہر کام میں توسط اختیار کرنا ایسا عمدہ طریقہ ہے کہ اس سے زیادہ مفید اور عمدہ اور اطمینان بخش کوئی طریقہ نہیں۔ اعتدال ہدایت کی طرف رہبری کرتا ہے اور ہدایت اس بات کی دلیل ہے کہ خدا نے خوش قسمتی اور کامیابی کا منظر اس شخص کے آنکھوں کے سامنے پیش کیا ہے۔ (طاہر)

لوگ تمہاری خوشامد کرتے ہیں اور تم سمجھتے ہو کہ مجھ سا زمانے میں کوئی دوسرا موجود نہیں مگر تم ایسا مت سمجھو خوشامد کرنے والے تو پرلے درجہ کے دغا باز اور فریبی ہوتے ہیں۔ وہ تمہاری کمزوریوں اور عیبوں کو چھپاتے ہیں اور تمہیں امر واقعہ سے واقف کرنیکی بجائے تمہاری آنکھوں کے پل باندھ دیتے ہیں جس سے تم اپنے آپکو درحقیقت ایک بے عیب شخص تسلیم کر لیتے ہو۔ اور اپنی اخلاقی کمزوریوں کو رفع کرنیکی بجائے انہیں اور بھی بڑھاتے ہو۔ وہ تمہاری کسی بدعادت کو دور کرنے کی کوشش نہیں کرتے بلکہ تمہاری حماقت اور بیوقوفی پر پردہ ڈالکر تمہاری آنکھوں پر غرور اور جہالت کی پٹی باندھ دیتے ہیں اور تم اس اندھیرے میں اپنی کسی برائی کو دور۔ اور نیکی و بدی میں تمیز نہیں کر سکتے۔ تمام آدمی کم و بیش اپنی خوشامد

کرانے یا اپنے آپکو دوسروں سے اچھا خیال کرنے کے عادی ہوتے ہیں اُنکو خوشامدیوں کا
ساتھ نہایت خوفناک ہوتا ہے اگر تمہارے دوست تم سے اچھے ہیں تو تمہیں دو باتوں کا
یقین رکھنا چاہیئے۔ ایک یہ کہ تمہاری صحبت سے زیادہ خوش نہ ہونگے کیونکہ اُنہیں تمہاری صحبت
سے کسی قسم کا فایدہ نہیں۔ دوسرے یہ کہ وہ تمہاری قدر تمہاری خصلتوں کے مطابق کرینگے
اور کبھی تمہاری بیجا تعریف کرکے آسمان پر چڑھانیکی کوشش نہ کرینگے (سر والٹر ریلی کی نصیحت اپنے فرزند کو)

کام کرنیوالے کو صرف ایک شیطان ستاتا ہے۔ مگر کاہل کو ہزاروں (ترکی مثل)

عموماً انسان کو شیطان بہکاتا ہے۔ مگر کاہل آدمی خود شیطان کو بہکا دیتا ہے (اسپینی مثل)

جو ترقی کرنا چاہے اُسے اپنے جورو سے دریافت کرنا چاہیئے (انگریزی مثل)

جس نے تمپر ایکدفعہ مہربانی کی وہ پھر مہربانی کرنیکے لئے جلد مستعد ہو جائیگا بہ نسبت اُس شخص کے جس سے تم نے خود التجا اور منت کی ہے (ایک قدیم مثل)

صرف شہد کا نام لینے سے منہ نہیں میٹھا ہوتا (ترکی مثل)

چاہے تمہارا دشمن مچھر سے بھی چھوٹا ہو مگر تم اُسے ہاتھی سے بڑا سمجھو (ترکی مثل)

نیکی کرکے دریا میں ڈالدو اگر مچھلیاں نہ دیکھینگی تو کیا خدائے عالم الغیب بھی نہ دیکھیگا (ترکی مثل)

اپنی عورت کی بات سُننی چاہیئے مگر اُس پر یقین نہ کرنا چاہیئے (چینی مثل)

مؤلفہ

خوشامد جو کیا کرتے ہیں ہمدم تیری خدمت میں — نہ کوئی کام آئیگا تیری ہرگز مصیبت میں!!!
یہ اکثر کرتے ہیں بس مشاق سب باتیں بنانے میں — بہت مشکل ہے سچا دوست ملنا اس زمانے میں
دکھانیکو تو یوں سب دوست ہوں پاس تیرے ہیں — ولیکن بس اُسی دم تک کہ پیسے پاس تیرے ہیں
جو قسمت سے کسی دن جیب تیری خالی نکلے سے — نہ پوچھیگا کوئی کس کھیت کی [illegible] مولی ہے

(شیکسپیر)

۱؎ ماخوذ از "بچوں کا اخبار" لاہور

مَیں ایک ایسی چیز نہیں دیکھتا جسکے بعد اللہ کو نہ دیکھوں (حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ)
مَیں کوئی چیز ایسی نہیں دیکھتا جسکے پہلے اللہ تعالےٰ کو نہ دیکھوں (حضرت عثمان ذی النورین رضی اللہ تعالےٰ عنہُ)
مَیں کوئی چیز ایسی نہیں دیکھتا جس کے ساتھ ہی ساتھ اللہ تعالیٰ کو نہ دیکھوں (حضرت علی علیہ السلام)
جو خطرہ تیرے دل میں آتا ہو اللہ تعالےٰ اُس کے سوا ہے (حضرت علی علیہ السلام)
تقوےٰ دن کو روزہ رکھنے اور رات کو عبادت کرنیکا نام نہیں ہے بلکہ ترک محارم اور ادائے فرائض خدائے پاک کو تقوےٰ کہتے ہیں (حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمتہ اللہ علیہ)
جو شخص کہ عمل نیک ثواب حاصل کرنیکے لیے کرتا ہے وہ تاجر ہے اور جو دوزخ کے خوف سے کرتا ہے وہ غلام ہے جس طرح کہ غلام مار پیٹ کے خوف سے کام کرتا ہی اور جو شخص صرف خدا کیواسطے کرتا ہے وہ احرار میں سے ہے (حضرت معروف کرخی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ)
دولتمند اگر اپنی دولت کو نیک کام اور سخاوت میں نہ صرف کرے تو بڑے افسوس کی بات ہے (یحییٰ برمکی وزیر ہارون الرشید)
جو شخص اپنا وقت ضایع کرتا ہے اور جو اپنی زندگی کو کسی کام کا نہیں سمجھتا وہ گمراہ ہے -
جس شخص کا چالچلن عمدہ ہوتا ہے اُسکی تعلیم موثر ہوتی ہے (لوکرُج)
آسمان - زمین - اپنے سر یا کسی اور چیز کی قسم ہرگز نہ کھاؤ بلکہ ایسا ہو کہ تمہاری ہاں ہاں ہو اور نہیں نہیں (انجیل مقدس) یعنی تمہاری بات کا سب لوگ یقین کریں اور یہ اُس وقت ممکن ہے جبکہ تمکو لوگ راستگو سمجھتے ہونگے (مولف)
بزرگوں اور خوردوں میں وہ نسبت ہے جو ہوا اور گھاس میں ہے جسوقت ہوا چلے گھاس کو جھک جانا چاہیے (حکیم کنفیوشش)
جبتک انسان کا چالچلن درست نہ ہو وہ تعریف کا مستحق نہیں ہوسکتا (سمایلز)
جو شخص بہانہ بازی میں طاق ہوتا ہے وہ دوسری باتوں میں طاق نہیں ہوتا (ڈیوک آف ولنگٹن)
اگر کوئی عمدہ خیال عملی صورت میں نہ آوے تاہم اُسکی تائید سے باز نہ آنا چاہیے (اگانٹس رومز)

کسی شخص کو اپنی غلطی کا اقرار کرنے سے شرم نہ کرنا چاہیے کیونکہ غلطی کا اقرار ظاہر کرتا
ہے کہ تم پہلے کی بہ نسبت زیادہ فہمیدہ ہو گئے ہو (پوپ)
نیکنامی زندگی سے بہتر ہے اور بے عزتی اور بدنامی مرجانے سے بدتر ہے (بزرجمہر)
ایماندار دیانت داری و راستبازی کی اور بے ایمان روپیہ کی قدر کرتا ہے (بزرجمہر)
جو شخص اپنے آپ کو سب سے کمتر اور عاجز جانے وہ عالم کہلانے کا مستحق ہے (بزرجمہر)
کسی گناہ کو تم ادنیٰ اور حقیر نہ جانو۔ کسی حاسد کیساتھ نرمی اور دلجوئی سے پیش نہ
آؤ۔ کسی بدکار پر رحم نہ کرو کسی گنہگار۔ آدمی کے دوست نہ بنو کسی ریاکار کی تعریف نہ کرو
کسی فقیر کو محروم اور ناامید مت جانے دو۔ کسی انسان کو حقارت اور ذلت کی نظر
سے نہ دیکھو۔ بیہودہ باتوں سے ہمیشہ نفرت کرو۔ کسی کے ساتھ ہنسی اور دل لگی سے نہ پیش
آؤ۔ جو وعدہ کرو اُسے پورا کرتے رہو۔ اور فضول اور بیکار باتوں میں اپنا وقت نہ
ضایع کرو (طاہر کی نصیحت اپنے لڑکے کو)
جو نہیں جانتا اور نہیں جانتا کہ نہیں جانتا وہ بیوقوف ہے اُس سے بچو جو جانتا
ہے کہ نہیں جانتا وہ عاجز ہے اُسے سکھلاؤ جو جانتا ہے لیکن نہیں جانتا ہو وہ خفتہ
ہے۔ اُسے بیدار کرو اور جو جانتا ہے کہ وہ جانتا ہے وہ عقلمند ہے اُسکی پیروی کرو (عربی مثل)
دروغگو کیلئے عمدہ حافظہ کی ضرورت ہے (انگریزی مثل)
مجھے تصنع اور بناوٹ سے بالطبع نفرت ہے خواہ وہ مرد میں پائی جاوے خواہ
عورت میں لیکن مرد کی صورت میں زیادہ تر۔ اور اُس سے بھی زیادہ جب وہ اُس
شخص میں ہو جو پیشرو اور امام ہو اس سے تو بیحد نفرت ہے (ماؤپر)
خدا تعالیٰ کے ساتھ اپنی زندگی سچائی سے بسر کرو اپنے نفس کے ساتھ قہر سے خلق خدا
کیساتھ انصاف سے بزرگوں کے ساتھ ادب سے۔ چھوٹوں کے ساتھ شفقت
سے۔ درویشوں کے ساتھ سخاوت سے۔ دوستوں کے ساتھ دوستی سے۔ دشمنوں کے
ساتھ علم سے۔ عالموں کے ساتھ تواضع سے اور جاہلوں [illegible]
بہترین مردمان وہ شخص ہے جو دوسروں کے ساتھ بھلائی کرتا ہے اور جس شخص سے لوگوں

حق ادا نہ کیا (حکیم سنیکا)

بھوک سے مرجانا بہتر ہے بہ نسبت اسکے کہ کمینہ کی روٹی کا احسان لیا جاوے (بقراط)

احمق کا دل منھ میں اور عقلمند کی زبان دل میں ہوتی ہے (حضرت علی علیہ السلام)

وہ جانباز جو مصیبتوں کو استقلال سے سہتا ہے اور نہایت بہادری سے اُنکا مقابلہ کرتا ہے اُسکی تعریف ہر شخص کرتا ہے ایسے شخص کی تحقیر کرنے سے تحقیر نہیں ہوتی (حکیم سنیکا)

خاندانی عزت کو قائم رکھ۔ دولتمندی پر فخر نہ کر اور تعصب سے علیحدہ رہ۔ (حضرت خواجہ عبداللہ انصاری رضی اللہ تعالےٰ عنہ)

اُس شخص سے خوف کرو جو خدا سے خوف نہیں کرتا (حضرت خواجہ عبداللہ انصاری رحم)

وہ شخص جسکے پاس دولت تو بہت ہے مگر کنجوسی کیساتھ زندگی بسر کرتا ہے اسکی مثال ایسی ہے جیسے ایک گدھا کہ اُٹھائے تو سونا اور چاندی ہو اور کھاتا کوڑا اور کرکٹ ہو (گلشن)

جو شخص بوالہوسی اور لذات نفسانی میں مبتلا نہیں وہ افلاس کو مصیبت نہیں سمجھتا اور جو شخص پیٹو نہیں اُسکو مفلسی کا کوئی خوف نہیں (حکیم سنیکا)

ہمارا امیر یا غریب ہونا ہماری روح پر منحصر ہے (س)

پانچ چیزیں انسان کی قدرت میں نہیں اور اُنکے لئے انسانی کوشش بیکار ہے۔
۱۔ اولاد کا پیدا ہونا۔ ۲۔ مرتبہ بڑھنا۔ ۳۔ دولت پانا۔ ۴۔ نیک بیوی پانا۔ ۵۔ بڑی عمر پانا (بزرجمہر)

حکمت ایک درخت ہے جو دل میں اُگتا ہے اور زبان سے پھل دیتا ہے (بطلیموس)

بیتا وقت بیفایدہ احمقانہ فضول خیالات میں نہیں ضایع کرنا چاہئے بلکہ خودی اور خودغرضی کو بالکل چھوڑ دینا چاہیے (مہاتما بدھ)

کسی بادشاہ کے قوانین اُس کے اچھے یا بُرے ہونیکی دلیل ہیں (کیغباد)

یہ انصاف کی بات ہے کہ دنیا کو اُس حاکم کے پنجہ سے آزاد کیا جاوے جو بے انصافی سے حکومت کرتا ہو (کارڈلے)

انسان کی جو جو چیزیں ہیں اُن میں جو سب سے عمدہ اور نفیس ہیں اُن کو نہ کوئی دے

سکتا ہے نہ لے سکتا ہے۔ یہ عالم جو فطرت کی فیاضی کا نہایت عجیب نمونہ ہے۔ اور عقل جو صرف اس لئے پیدا کی گئی ہے کہ اسکو دیکھے اور تعریف کرے ایسی نعمتیں ہیں یہ بھی ہمارے ساتھ موجود رہتی ہیں (حکیم سنیکا)

خدا اور خلق خدا کیساتھ یکساں برتاؤ کرو۔ جو خدا کے دوست ہوں اُن کے تم بھی دوست ہو (حضرت لقمان)

جو احسان تجھ پر کیا گیا ہو اُسکو بہت اور جو احسان تو نے کسی پر کیا ہو اُس کو کم سمجھ اور انکساری کی عادت رکھو (〃)

منصف مزاج وہ ہے کہ اگر لڑکے سے بھی قصور سرزد ہو تو اُسکو بھی نہ چھوڑے (نوذر)

بچوّں کو نصیحت

(از مولنا عبدالرحمن جامی رحمۃ اللہ تعالےٰ علیہ)

گر بدبستان سر و کارت دہند — لوح الف بے بہ کنارت نہند
پہلوئے ہر سفلہ مشو جانشین — از ہمہ یکتا شو و تنہا نشین!!
گوش مکن بیہدہ در قیل و قال — تا نہ کشی درد سر گوشمال!!
در طلب علم کمر چست کن!!! — دست ز اشغال دگر سست کن!
با تو من از علم بگویم سخن!!! — علم چو آید بہ تو گوید کہ کن!!!!!!
علم کثیر آمدہ عمرت قصیر! — آنچہ ضروریست بآن شغل گیر

ہر چہ ضروری ست چو حاصل کنی
بہ کہ عمارت گر ئی دل کنی!!!!

انتخاب نصائح دینی و دنیوی

(از حضرت فریدالدین عطار رحمۃ اللہ علیہ)

اہل حکمت را ہمی آید ثواب!!! — درمیانِ آفتاب و سایہ خواب
خانہ گر تنہا و تاریکت بُود!!! — موسے باید کہ نزد یکت بود!
چار پایاں را چو بینی در قطار — درمیان شان نیائی زینہار
تا فزاید قدر و جاہت را خدا — روز و شب میباش دایم در دعا
تا شود عمرت زیادہ در جہان — تو نکوئی کن نکوئی در نہان
ہر کہ در شب خواب عریاں میکند — در نصیبِ خویش نقصاں میکند
ریزۂ ناں را میفگن زیرِ پا!! — گر ہمی خواہی تو نعمت از خدا
جامہ را بر تن نشاید دوختن! — باید از مردان ادب آموختن
در بر و بازار و بیروں آئی زود — زانکہ از رفتن نیابی ہیچ سود
نیک نبود گر کشی از دم چراغ — رہ بدہ دود چراغ اندر دماغ
دور کن از خانہ تار عنکبوت! — باشد اندر مالِ تو نقصانِ قوت
خرچ را بیرون ز اندازہ مکن! — خشک ریش خویش را تازہ مکن

قطعہ از حضرت عمر خیام رحمۃ اللہ علیہ

دوشش با عقل در سخن بودم — کشف شد بر دلم مثالے چند
گفتم اے مایۂ ہمہ دانش! — دارم از حق بتو سوالے چند
چیست ایں زندگانی دنیا!! — گفت خوابیست یا خیالے چند
گفتم از وے چہ حاصل است بگو — گفت دردِ سر و وبالے چند
گفتم ایں نفس کے شود رام!! — گفت چوں یافت گوشمالے چند
گفتم اہلِ ستم چہ طائفہ اند!! — گفت گرگ و سگ و شغالے چند
گفتم ایں بحثِ اہل دنیا چیست — گفت بیہودہ قیل و قالے چند
گفتم اہل زمانہ در چہ فن اند!! — گفت در بندِ جمع مالے چند
گفتمش چیست کدخدائی گفت — ساعتے عیش و غصہ سالے چند
گفتم او را مثالِ دنیا چیست! — گفت زالی کشیدہ خالے چند
[illegible] — [illegible]

متفرق

حصہ دوم

اُستاد کا ادب اور اُسکے مراتب کا لحاظ والدین سے زیادہ کرنا چاہئے۔ کیونکہ والدین تو آسمان پر سے زمین پر لاتے ہیں۔ اور اُستاد زمین پر سے آسمانپر لیجاتا ہے

حسن ظن باعث زیادتی اعتبار ہے۔ بدظنی باعث تکلیف و رنج ہے۔

جس طرح پانی آگ کا دشمن ہے۔ اسی طرح تحمل غیض و غضب کا اور عفو خطا کا مخالف ہے

مشورہ کے وقت بادشاہ کی رائے کو ترجیح دینا چاہئے۔ ورنہ اس طرح اسکی رائے کی تردید کیجاوے۔ کہ اُسے بُرا معلوم نہ ہو۔

مروت۔ راستی۔ کم سخنی۔ مآل اندیشی۔ علما کی قدردانی۔ اہل ہنر کی عزت افزائی بہادری اور دلیری بادشاہ کی اعلےٰ صفتیں ہیں۔

خیرات اُسے کہتے ہیں کہ برضا و رغبت دیجاوے۔ اور بعد افسوس نہ کیا جاوے ایسے کو دیجاوے جو مستحق ہو۔ در پوشیدہ دیجاوے۔ اور احسان نہ رکھا جائے۔

بادشاہ سے کُل خطاؤں کا معاف ہوجانا ممکن ہے۔ مگر افشاء راز اور شرکت ملک کو وہ کبھی جائز نہیں رکھ سکتا۔

تین چیزوں سے تین چیزیں حاصل ہوتی ہیں۔ خاموشی سے بے خوفی سخاوت سے عزت اور شجاعت سے مال و دولت۔

دنیا کی ہر چیز مٹ جائیگی مگر اعمال نہ مٹینگے۔

شاگرد میں تین باتوں کا ہونا اُستاد کے حق میں نعمت غیر مترقبہ ہے۔ اول عقل۔ دوم ادب۔ سوم فہم رسا علےٰ ہذا القیاس اُستاد میں تین باتوں کا ہونا شاگرد کیلئے نعمت غیر مترقبہ ہے۔ ۱۔ صبر ۲۔ تواضع۔ ۳۔ خوش اخلاقی۔

سستی ایسی سست رفتار ہوتی ہے۔ کہ مفلسی فوراً اُسے دبالیتی ہے۔

اُس چیز کیلئے خدا سے دعا کرنا بیسود ہے۔ جسکے حصول کے تم خود دل و جان سے سائی [illegible]

کامیابی کے گُر یہ ہیں۔ وعدہ کا پورا ہونا۔ جلدی اور لاپرواہی سے کوئی کام نہ کرنا۔ کام کا نامکمل نہ چھوڑنا جو کام اپنی ذات سے ہو سکے۔ اُسے دوسروں پر نہ چھوڑ دینا اخراجات میں کفایت شعاری مدنظر رکھنا۔ آمد سے زیادہ خرچ نہ کرنا۔ کاروبار میں راستباز رہنا ہر قسم کی محنت اور مشکلات کے مقابلہ کے لئے ہر وقت تیار رہنا وغیرہ وغیرہ وغیرہ وغیرہ۔

تعلیم جو انسان کے چال وچلن کو عمدگی اور نفاست کے سانچے میں نہیں ڈھال سکتی۔ وہ ہرگز تعلیم کے نام سے موسوم ہونیکی مستحق نہیں ہے۔

چار چیزیں اس جہان میں آفت ہیں۔ کثرتِ عیال۔ کمی دولت۔ بُرا ہمسایہ اور بُری عورت۔

وقت کسی کا انتظار نہیں کرتا اگر دنیا کی تمام دولت اور نعمت بھی خرچ کرو۔ تو گذرا ہوا وقت واپس نہیں آسکتا۔

آدمی عادتوں کا ایک بستہ ہے۔

محنت تمام مقاصد کے حصول کا ذریعہ ہے۔ بغیر اسکے کوئی چیز نہیں ملتی۔ کاہلی سے آسان سے آسان کام مشکل ہو جاتا ہے۔ اور محنت سے مشکل سے مشکل کام بھی آسان ہو جاتا ہے۔

پانچ چیزیں پانچ چیزوں کے مقابلے میں ہیچ ہیں۔ دولت بمقابلۂ عزت شوکت بمقابلہ حکمت۔ سلطنت بمقابلۂ عبادت۔ صورت بمقابلۂ سیرت اور شجاعت بمقابلہ سخاوت۔

علم کا دشمن تکبر ہے۔ عقل کا دشمن غصہ ہے۔ صبر کا دشمن لالچ ہے۔ اور راستی کا دشمن دروغگوئی ہے۔

جو شخص کسی عورت سے اُسکی خوبصورتی کے لئے شادی کرتا ہے۔ وہ احمق ہے جو روپے کیلئے کرتا ہے وہ لالچی ہے۔ اور جو کوئی اُسکی حسن سیرت کی وجہ سے شادی کرتا ہے۔ وہی حقیقی شوہر ہے۔

شریر النفس آدمی دوستی کے پردہ میں دشمنی کرتا ہے۔

جب آدمی کو جان کا خوف ہوتا ہے۔ تو اُسکے ہوش و حواس گم ہو جاتے ہیں۔

عمل کام نہیں کرتی۔ کوئی تدبیر بن نہیں پڑتی۔ جو بات کرتا ہے الٹی کرتا ہے۔

بُرا کام کسیلئے کرنے یا نہ کرنے سے کبھی اچھا نہیں ہو سکتا۔

خدا کے یہاں نیک عمل کام آئینگے۔ خوش خرامی۔ خوشگوئی اور خوش پوشاکی کچھ کام نہ دیگی۔

خوفِ خدا انسان کے دل کا چراغ ہے۔

انسان کی بھی عجیب عادت ہے۔ جب وہ کسی کام کے لئے کوشش کرتا ہے اور کامیاب ہوتا ہے۔ تو اپنی عقل ورائے وتدبیر کی تعریف کرتا ہے۔ اور اگر خدانخواستہ کبھی اتفاقیہ ناکامی ہوئی۔ تو اپنے آپکو تو کچھ نہیں کہتا اور تقدیر کو دوس دیتا ہے۔

عقلمند آدمی یہ نہیں سوچتا کہ وہ کونسا کام کرے اور کونسا کام نہ کرے۔ بلکہ وہ ہر وقت کوئی نہ کوئی کام کرتا ہی رہتا ہے۔

خواہشاتِ نفسانی کا نتیجہ ندامت ہے اور فخر کا مخالفت اور حرص کا مفلسی۔

تین چیزوں سے نجات حاصل ہو سکتی ہے۔ ۱۔ راستی۔ ۲۔ سلامت روی۔ ۳۔ پرہیزگاری

عزیزوں اور رشتہ داروں سے قرض لینے کی عادت نہ ڈالو۔ کیونکہ اس کا نتیجہ قطع محبت ہے۔

اُمید کا دوسرا نام غریبوں کی قوت ہے۔

ضرورت میں انسان جو وعدہ کرتا ہے۔ وہ بہت کم پورا کرتا ہے۔

مشورہ لینا بُری بات نہیں ہے مگر اُس مشورہ پر بلا غور وتامل کے عمل کرنا بُرا ہے۔

جو لوگ فائدے میں کسی کو شریک نہیں کرتے۔ اُن کا کوئی نقصان میں شریک نہیں ہو سکتا۔

جھوٹ قرض کی پشت پر سوار رہتا ہے۔

خوشامد شراب کی طرح دماغمیں چڑھکر سر پھرا دیتی ہے۔

خاموشی سے یہی کیا کم فائدہ ہے کہ بحث ومجادلے کی تکلیف سے نجات ہوتی ہے۔

کسی سے بدلہ لینے میں جلدی نہ کرو۔ اور کسی کے ساتھ نیکی میں دیری نہ کرو۔

انسان کی کامیابی چار باتوں پر منحصر ہے۔ ۱۔ صحت۔ ۲۔ روپیہ۔ ۳۔ [illegible] محتاجی [illegible] ۴۔ توفیقِ حضرت باری عز وجل اسمہٗ

خوشامدی آدمی تمہاری بُرائیوں اور بھلائیوں دونوں کو پسندیدہ بتلاتا ہے۔ مگر جو شخص تمہارا سچا دوست ہوگا۔ وہ تمہیں بُرائیوں سے روکیگا۔ اور اچھے کام کرنے کی ہمت دلائیگا۔

دنیا محنت کرنیکی جگہ ہے۔ اور دین مزدوری لینے کی۔

جو لوگ کام کرسکتے ہیں۔ اور نہیں کرتے۔ اُنکی زندگی ذلت اور رسوائی سے کٹتی ہے۔ لیکن جو ذرا ہمت کرکے کام کرنا چاہتے ہیں۔ وہ نہائت کامیابی سے بسر کرتے ہیں۔

تین چیزیں انسان کی ہلاکت کا ذریعہ ہیں۔ اول توبہ کے حوصلہ پر گناہ کرنا۔ دوم زندگی کے بھروسہ پر گناہوں سے باز نہ رہنا۔ سوم بخشش کی اُمید پر گناھوں کو ناچیز سمجھنا۔

اپنی زبان سے اپنی تعریف کرنا۔ اپنی طرف سے لوگوں کا خیال خراب کرنا ہے۔

اگر تم کسی کو فائدہ نہیں پونچا سکتے۔ تو نقصان بھی مت پونچاؤ۔

؎ مراز خیر تو اُمید نیست بد مرسان

انسان کے لئے جو چیز سب سے زیادہ مایۂ ناز ہوسکتی ہے۔ وہ دینداری اور خداشناسی ہے۔ جب کسی شخص کو کسی دوسرے کی عیب جوئی کرتے پاؤ۔ اُسے اپنے دوستوں کے زمرہ سے خارج کردو۔

غریبوں کے دوست کم ہوتے ہیں۔ اور دولتمند آدمی کے بکثرت لیکن غریب کا دوست سچا۔ وفاشعار۔ مصیبت کا ساتھی۔ اور اچھے بُرے کا شریک ہوتا ہے۔ اس کے برعکس دولتمندوں کے دوست صرف نام کے دوست ہوتے ہیں۔ اور حقیقت میں ہوتے ہیں خودغرض۔ بدباطن۔ اور مطلبی۔

عالم بے عمل ایسا ہے۔ جیسے شہد کی مکھی بغیر شہد کے۔

صبر کرنے والا اپنی مُراد کو جلد پونچتا ہے۔

انسان جو کوئی کام شروع کرے۔ تو اُسے یہ پہلے ہی سمجھ لینا چاہئے۔ کہ اُسی سخت سی سخت مشکلات کا سامنا ہوگا۔ اور کامیابی کے راستہ میں سینکڑوں دشواریاں سدراہ ہونگی۔ پھر اگر کچھ ہمت ہو۔ تو کام شروع کرے۔ ورنہ کام شروع کرکے نامکمل چھوڑ دینا پست ہمتی اور کم حوصلگی کی دلیل ہے۔

جو شخص علم دنیا کے واسطے سیکھتا ہے۔ علم اُسکے دل میں جگہ نہیں پکڑتا۔

اپنے دوست یعنی نفس کیلئے گناہ جمع کرنا۔ اور دشمن یعنی وارثوں کے لئے مال فراہم کرنا کیسی غلطی ہے۔

زمانہ کو عزت آبرو والوں سے ہمیشہ کی دشمنی ہے۔

جب کوئی شخص تمکو کوئی نصیحت کرے۔ تو یہ مت دیکھو۔ کہ کیسا شخص ہے۔ تمہارا دوست ہے یا دشمن امیر ہے یا غریب بلکہ یہ دیکھو کہ بات کیسی کہتا ہے۔

تین صفتیں انسان میں ایسی ہیں۔ جو حرف عین سے شروع ہوتی ہیں۔ اور عین نجات کی دلیل ہیں۔ عدالت۔ عبادت۔ عفت۔

عقل و علم دولت سے بہتر ہیں۔ کیونکہ دولت کو زوال ہے۔ مگر عقل و علم کو زوال کی جگہ ہمیشہ ترقی ہوتی ہے۔

انسان جب تک اپنی عقل سے کام نہیں لیتا۔ اسے خوشی اور حقیقی مسرت کسی کام کے کرنے سے حاصل نہیں ہوتی۔

جو شخص اپنے عقل و دماغ اور اعضاء سے کام نہیں لیتا وہ خدائے پاک کا ناشکر گذار بندہ ہے۔

انسان کو اپنی دماغی اور جسمانی قوت ان کاموں میں صرف کرنی چاہیئے۔ جو اس کے لئے مفید ہوں۔

انسان کی زندگی کا منشا اپنے آپکو اور اپنی حالت کو مفید بنانا ہے۔

روپیہ سے محبت کرنا تمام برائیوں کی جڑ ہے۔

جس دولت سے خلق اللہ کو نفع نہ پہنچے۔ اس کا ہونا نہ ہونا یکساں ہے۔

اس دنیا میں انسان کو سینکڑوں مصیبتوں کا سامنا ہوتا ہے۔ جوانمرد ہے وہ شخص جو انکو مستقل مزاجی سے برداشت کرے۔ اور بے صبری سے کام نہ لے۔

موجودہ حالت پر انسان کو صبر کرنا چاہیئے۔ کیونکہ ممکن ہے کہ آئندہ حالت اس سے بھی بدتر ہو۔ سچا اور عقلمند وہ شخص ہے۔ جو اپنی دولت سے متمتع ہوتا ہے۔ نہ کہ وہ جو [illegible] دیکھ کر طبیعت خوش کرتا ہے۔

انسان کا بہترین مطالعہ انسان کا مطالعہ ہے۔

طباعی اور ذہانت اور دولتمندی دنیا میں کمیاب نہیں۔ صداقت۔ راستبازی اور نیک چلنی عنقا ہیں۔ اول الذکر قابل اعتبار نہیں۔ اور موخرالذکر انسانی عزت و نعمت کا باعث ہیں۔

جو شخص کسی قاعدہ اور اصول کا پابند نہیں وہ مثل اس جہاز کے ہے جس میں نہ تو بادبان ہو۔ نہ مستول اور ہوا کے جھونکوں سے تہ و بالا ہو رہا ہو۔

محنت کرو اور خدا کی ذات پر بھروسہ رکھو۔ وہ تمہیں تقویت دیگا۔ اور تمہاری کوشش کو رائیگاں نہ ہونے دیگا۔

انسان کو جسقدر چیزیں حاصل ہو سکتی ہیں۔ ان میں سب سے بیش قیمت صرف سچا مذہب ہے۔

دنیا میں سب سے عجیب بات یہ ہے۔ کہ انسان اپنے سوا باقی سب کو فانی سمجھتا ہے۔

اس دنیا میں جبتک مختلف اقسام کی تکالیف اور مصائب نہ سہو گے۔ اور صدمے نہ اٹھاؤ گے۔ اسوقت تک عزت و دولت کا پانا معلوم۔

انسان کو ہر شخص کے ساتھ مروت سے پیش آنا چاہئے۔ ہر شخص کا فرض ہے۔ کہ وہ اپنے ہمجنس کے ساتھ ہمدردی اور خلق کے ساتھ برتاؤ کرے۔

ممکن ہے کہ عمدہ چالچلن والا ایک عرصہ تک مشہور نہ ہو۔ مگر سچے اوصاف ہمیشہ چھپے نہیں رہ سکتے۔

ارادہ کے استقلال اور کوشش کی قوت کو چالچلن کی روح سمجھنا چاہئے جہاں یہ اوصاف ہونگے۔ وہاں کامیابی ہوگی۔ اور جہاں یہ اوصاف نہیں ہیں۔ وہاں کامیابی مفقود ہے۔

اگر شراب نہ ہوتی تو جتنے گناہ اب دنیا میں سرزد ہوتے ہیں۔ انکے نصف بھی نہوتے۔

آزادی اس کا نام نہیں کہ اخلاق یا مذہب کی پابندی نہ کیجاوے۔

اپنا کیا ۔ ایک دن ضرور بھگتنا پڑتا ہے۔

ان تین چیزوں سے محبت کرنی چاہئے۔ ۱۔ راستبازی۔ ۲۔ جرأت۔ ۳۔ سخاوت اور

ان تین چیزوں سے قطع تعلق کرنا چاہئے۔ ۱۔ بے ایمانی۔ ۲۔ غرور۔ ۳۔ بخل۔

جو کام تم خود کر سکتے ہو۔ اسکو دوسروں پر مت چھوڑو۔ اور جو کام تم آج کر سکتے ہو۔ اُسے کل پر مت چھوڑو۔

تین چیزیں آخرکار ذلیل کرتی ہیں۔ ۱۔ ظاہرداری۔ ۲۔ دورخی۔ ۳۔ فضول گوئی۔

ناخلف اولاد چھٹی انگلی کی طرح ہے۔ کہ اگر تم کاٹ ڈالوگے۔ تو تمہیں تکلیف دیگی۔ اور اگر تم اُسے بدستور رہنے دوگے۔ تو تمہیں انگشت نما کر دیگی۔

سچی خوبصورتی نام ہے۔ راستبازی اور خیالات کی پاکیزگی کا۔

کلام وہ اچھا ہے۔ جو مختصر اور پُرمغز ہو۔

جس شخص کے پاس یہ چار چیزیں ہیں۔ وہ دنیا میں باعزت ہے۔ ۱۔ اپنی کمائی ہوئی روٹی۔ ۲۔ سچی دوستی۔ ۳۔ راستگوئی۔ ۴۔ پاکدامنی۔

وہ معصیت بہت سخت ہے۔ جو مذہب کے آڑ میں کیجاوے۔

جو شخص خدا سے خوف کرتا ہے۔ وہ اور وں سے خوف نہیں کرتا۔

عموماً غیبت کرنی بڑی بات ہے۔ مگر ظالم شخص کی غیبت بادشاہ عادل سے کرنی جو اُس کے ظلم کو رفع کر سکتا ہے۔ جائز ہے

دنیا کی تکالیف سے انسان کو ملول نہ ہونا چاہئے۔ بلکہ مستقل مزاجی سے اُن کو سہنا چاہئے۔ کیونکہ جسطرح راحت کے بعد تکلیف ہے۔ اُسی طرح تکلیف کے بعد راحت بھی ہے۔

ہر شخص صرف اپنے لئے نہیں پیدا کیا گیا۔ یعنی ایک دوسرے کی مدد کرنی چاہئے

جو چیز ہماری طاقت سے باہر ہے۔ اُسکے حصول کی کوشش اور توقع نہ کرنی چاہئے

انسان اپنے بُرے فعل کرنے کا ایک نہ ایک بہانہ ڈھونڈھ لیتا ہے۔

چکنی چپڑی باتوں پر پھسل نہ جانا چاہئے۔

جسقدر فائدہ ہم نیک نیتی اور راستبازی سے اُٹھا سکتے ہیں۔ اُسقدر بے ایمانی اور مکاری سے نہیں اُٹھا سکتے۔

جو شخص خود غرض ہو اُس سے ہشیار ہو۔ ورنہ تم نقصان اُٹھاؤ گے۔ خود غرض آدمی
کبھی دہوکہ دینے سے باز نہیں آسکتا۔ اصل سے خطا نہیں۔ بد اصل سے وفا نہیں۔

پابندی اوقات بہت آسان کام معلوم ہوتا ہے۔ مگر جب پابندی کرنا چاہو۔ تو
وہ اسقدر سہل امر نہیں۔ جسقدر کہ وہ معلوم ہوتا ہے۔

جس شخص میں یہ چھ عادتیں ہوں۔ وہ دوستی کے لائق نہیں۔ ۱۔ تیری بُرائی دیکھکر
پوشیدہ نہ رکھے۔ اور لوگوں پر ظاہر کردے۔ ۲۔ تیری خوبی دیکھے اور اُسے لوگوں
میں مشہور نہ کرے۔ ۳۔ تجھ پر احسان کرے۔ اور اُسکو یاد رکھے۔ ۴۔ اگر تجھسے اُسے
کوئی فایدہ پونچے۔ تو اُسے بھول جاوے۔ ۵۔ تیری ذراسی خطا پر گرفت کرے۔ ۶۔
جب اُس سے معافی چاہے تو معاف نہ کرے۔

گونگا وہ شخص ہے جسکی زبان سے شیریں کلام نہ نکلتا ہو۔

کامیابی تاوقتیکہ قوت بازو سے نہ حاصل کیجائے میسر نہیں ہوتی۔ اگر ہم کامیابی
کے متلاشی ہیں۔ تو ہمکو محنت و مشقت کا عادی ہونا چاہئے۔

ممکن ہے کہ میں دشمنوں میں ثالث بالخیر بنجاؤں۔ مگر دوستوں میں کبھی نہ بنونگا۔
کیونکہ یہ ضروری بات ہے۔ کہ دو دوستوں میں سے ایک میرا دشمن ہو جائیگا۔ اور دوسری
حالت میں دو دشمنوں سے مجھے ایک کو دوست بنانیکی اُمید ہوسکتی ہے۔

قطعہ ذوق دہلوی

کل ایک تارکِ دنیا سے میں نے پوچھا ذوقؔ — کہ تو اُکھڑ کا ادہر سے اُدہر ہوا پیوست
گذرتی ہوگی باآرام زندگی تیری — کہ تجھکو اب نہ غم نیست ہے نہ شادی ہست
کہا یہ اُس نے کہ قیدِ حیات میں انسان — کبھی نہ ہوگا دل آسودہ گو ہو ست الست
اُٹھائے ہاتھ جہان سے ولیک کیا امکان — کہ بافراغ کرے کنج عافیت میں نشست
چھٹا جو کوئی گرفتاریوں سے دنیا کی! — تو سلسلے میں فقیری کے وہ ہوا پیوست
رہا وہ خدمتِ مرشد کی قید میں برسوں — کہ حق پرست ہو وہ پہلے جو ہو پیر پرست

گر ایک عمر میں پونچا مقام اعلےٰ پر — کہا یہ شوق نے ہو ہمت بلند یہ پست
ہو دستگاہ تصرف میں بھی ہوئی اُسکو — تو یہ ارادہ رہا اور بھی ہوں بالا دست
ہمیشہ جنگ رہی بعد صلح کل کے بھی — کہ نفس دشمن سرکش ہے اُسکو دیجئے شکست
جو ہوشیار ہے تو وہ شرع کا پابند! — پھنسا ہوا ہے وہ کیفیتوں میں گو ہے مست
نہیں ہے دام خلایق سے مطلق آزادی — مجال کیا کہ نکل جائے کوئی کرے جست
کہا ہے خوب کسی نے یہ شعر برجستہ! — گیا زبان سے نکل اُسکی جیسے تیر از شست
کہ کرد قطع تعلق کدام شد آزاد — کہ بریدہ ز ہمہ با خدا گرفتار است

متفرق حصہ سوم

ابتدا ہر چیز کی اللہ ہے۔
جسکو رسول خدا سے محبت ہے اس کا ایمان کامل اور جنت اُس کا گھر ہے
غصہ پر غالب آنا سب سے بڑی جوانمردی ہے۔
مصیبت میں صبر کرنا بڑا کام ہے۔
بڑوں کی خدمت۔ چھوٹوں پر شفقت۔ بیماروں کی عیادت انسان پر فرض ہے۔
حدیث شریف میں آیا ہے۔ کہ جو بڑے کا ادب اور چھوٹوں پر شفقت نہ کرے وہ ہم میں سے نہیں۔
دل میں کینہ نہ رکھنا چاہیئے۔ اس سے سوائے رنج و ملال کے اور کچھ حاصل نہیں ہوتا۔
نوشیرواں کا قول ہے۔ کہ انسان اگر اپنا راز دشمن سے چھپانا چاہے۔ تو اُسکو دوست پر بھی نہ ظاہر کرے۔
ایک حکیم کا قول ہے کہ ہر دلعزیز ہونیکے لئے سخاوت عمدہ ذریعہ ہے۔
جان و تن واسطے عبادت خدا کے ہیں۔ اس لئے ان کو تحصیل مال و جاہ میں نہ صرف کرنا چاہیئے۔

سب سے بہتر چیزیں جو اللہ نے انسان کو دی ہیں۔ وہ دو ہیں۔ ۱۔ دنیا میں عقل ۲۔ عقبےٰ میں مغفرت۔

ایک حکیم کہتا ہے کہ انسان کے کام چار چیزوں پر منحصر ہیں۔ ۱۔ علم ۲۔ حلم ۳۔ عفت ۴۔ عدالت

راہ نجات کی در اصل دو ہیں۔ ۱۔ صداقت۔ ۲۔ پرہیزگاری۔

کسی کا قول ہے۔ کہ علم جان ہے عمل تن ہے۔ علم اصل ہے۔ عمل فرع ہے۔ علم باپ ہے عمل اُس کا بیٹا ہے۔

دو چیزوں سے انسان کبھی آسودہ نہیں ہوتا۔ ۱۔ زندگی۔ ۲۔ مال سے۔

دنیا میں چار چیزیں وبال جان ہیں۔ ۱۔ کثرت عیال۔ ۲۔ کمی مال۔ ۳۔ ہمسایہ بد ۴۔ زن خائنہ۔

عورتوں سے مشورہ کرنے میں اور لڑکوں کی صحبت میں بیٹھنے سے بڑائی اور بزرگی جاتی رہتی ہے۔

ایک فلاسفر کا قول ہے۔ کہ عورتوں پر اعتماد نہ کرنا چاہیئے۔ نہ ان سے بھلائی کی اُمید رکھنی چاہیئے۔ اور نہ ان سے اپنے دل کا راز کہنا چاہیئے۔

ارسطو کا قول ہے۔ کہ انسان کا سب سے بڑا دشمن فعل بد ہے۔ اور بڑا خیرخواہ نیک کام ہے

تین کام فاضلتر ہیں۔ ۱۔ فاسق و فاجر کو راہ راست پر لانا۔ ۲۔ تعلیم و تربیت سے جاہل کو عالم کر دینا۔ ۳۔ دشمن کو دوست بنانا۔

فیثا غورث کہتا ہے۔ کہ غصہ کا علاج خاموشی ہے۔ اور شہوت بیجا کا علاج غصہ ہے۔ کیونکہ حالت غیض و غضب میں بُرے کام کی طرف توجہ نہیں ہوتے۔

تین شخص واجب الرحم ہیں۔ ۱۔ نیک کہ بد کا محکوم ہو۔ ۲۔ عاقل کہ جاہل کا دست نگر ہو۔ ۳۔ کریم کہ بخیل کا محتاج ہووے۔

سقراط کا مقولہ ہے کہ زندگی موت سے زیادہ سخت ہے۔ کیونکہ اسمیں ہر طرح کے رنج و غم اور مصیبتیں جھیلنی پڑتی ہیں۔

جو شخص کہ اپنے آپکو دولتمند سمجھتا ہے۔ وہی سب سے زیادہ غریب اور محتاج ہے۔

انصاف راحت ہے۔ صحت بضاعت ہے۔ کاہلی اضاعت ہے۔ راستی امانت ہو وروغگوئی خیانت ہے۔
تین آدمیوں سے نہ ملنا چاہئے ۱۔ بادشاہ ظالم۔ ۲۔ دشمن قوی۔ ۳۔ دوست خود غرض۔
نیک کام کرنے سے دل کو دو مرتبہ راحت ملتی ہے ۱۔ جب وہ کام کیا جاتا ہے۔ ۲۔ جب اُسکا اجر یعنی بدلا ملتا ہے۔
نیکی بدوں کے ساتھ ایسی ہی ہے۔ جیسے نیکوں کے ساتھ بدی۔
دوستوں اور ہمسایوں سے قرض نہ لینا چاہئے۔
ظرافت کو صاحب عقل بہت بُرا جانتے ہیں۔ اور بادشاہ کے ندیم یعنی مصاحب اُسے ہنر سمجھتے ہیں۔
جو شخص سب سے زیادہ عالی ہمت ہو۔ جو نیکی اور بدی دونوں کے عوض نیکی کرے۔
سعدی کہتے ہیں کہ ایک ظالم کے مارنے سے دو فائدے حاصل ہوتے ہیں۔ خلق خدا کے سر سے ایک مہیب بلا ٹل جاتی ہے۔ ۲۔ خود ظالم غضب خدا سے بچتا ہے۔
انسان کی حرص کبھی پوری نہیں ہوتی ؎ ہفت اقلیم اگر بگیرد بادشاہ ۔ ہمچنان دربند اقلیمے دگر۔
حاسد کی بدگوئیاں اہل فضل وکمال کیلئے ایسی ہیں۔ جیسے کہ جنگلی بکریاں۔ جو اپنے سینگوں سے پہاڑ اُکھاڑنا چاہتی ہیں۔ اور وہ اپنی جگہ سے نہیں ہلتا۔
شیخ بو علی سینا کا قول ہے کہ اکتساب فضل سے نفس کی تہذیب کرنی چاہئے۔ اور اُسکے سوا دوسری چیزوں سے پہلو تہی کرنی چاہئے۔
علم بذات خود ایک مجموعہ ہے۔ جس میں سب چیزیں جمع رہتی ہیں۔ نفس مثل آئینہ کے ہے اور علم مثل چراغ کے ہے حکمت اُسمیں مثل روغن کے ہے۔ جب وہ روشن ہو تو یہ جاننا چاہئے۔ کہ وہ شخص ذی حیات ہے۔ اور اگر وہ روشن نہیں۔ تو یہ سمجھنا چاہئے۔ کہ اُس کا شمار مردوں میں ہے۔
اہل ظاہر اہل باطن کے رموز سے واقف نہیں ہو سکتے۔

فیض رحمت کا اکتساب اعمال مسنونہ کے ذریعہ سے ہونا چاہیئے۔ اور بے اس کے جنّت کا ملنا مشکل ہے۔

انسان اگر عادات اور خیالات کی درستی شروع ہی سے کرے۔ تو آگے چلکر اُسپر کوئی مصیبت نہ آویگی۔ اور اُسکی تمام مشکلیں بآسانی حل ہوجائینگی۔

انسان کو اپنے نسب پر فخر نہ کرنا چاہیئے۔ بلکہ حسب کو دیکھنا چاہیئے۔ ؎

امتیاز شرفِ آدمیان از حسب است　　بہر تحقیق نسب آدم و حوّا کافی است

بندہ کو اپنے قصور کا اعتراف کرنا چاہیئے۔ حضرت آدمؑ کا مرتبہ اللہ تعالٰے نے اسیوجہ سے بڑھایا کہ انہوں نے کہا تھا۔ رَبَّنَا ظَلَمْنَا اَنْفُسَنَا وَاِنْ لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ۔

انسان کو بدونکی صحبت سے پرہیز رکھنا چاہیئے۔ اور نیکوں کی صحبت اختیار کرنی چاہیئے۔ اور نیک وہ جو اُس کے بہی خواہ ہوں اور بہی خواہ انہیں سمجھنا چاہیئے۔ جو اُسکو اُس کے عیوب سے مطلع کریں اور نیکی کی رغبت دلائیں۔

صحبتِ نیک کیمیا ہے۔ اور صحبت بد سُم قاتل ہے۔ ؎ صحبتِ صالح ترا صالح کند۔ صحبتِ طالح ترا طالح کند۔

تمام جہان سے زیادہ بدنصیب وہ شخص ہے۔ جو بزرگوں کی عیب بینی کرتا ہے۔

طالب علموں سے مناظرہ نہ کرنا چاہیئے۔ کیونکہ اس سے نسیان ہوتا ہے۔ اور قلب میں کدورت آجاتی ہے۔ اگر احیاناً مناظرہ ہو پڑے۔ تو آپ خود معافی چاہے۔ چاہے خود ہی حق پر کیوں نہ ہو۔

اپنے کو بڑا جاننا اور دوسرونکو باوجود علم و فضل کے کمتر سمجھنا کمینوں کا کام ہے۔

آدمی کو اپنے عقل پر بھروسہ نہ رکھنا چاہیئے۔ اکثر ایسا ہوتا ہے۔ کہ وہی کام جسے وہ مفید سمجھتا ہے۔ آخر میں اُسکے نقصان کا باعث ہوتا ہے۔

جب تک قوم کے افراد متفق رہتے ہیں۔ دشمن کچھ نہیں کر سکتے۔ اور جب اُن میں پھوٹ پڑجاتی ہے۔ تو اعدا کی بن آتی ہے۔

یہ بات عقل کے خلاف ہے کہ انسان اپنی آزادی جاہ وحشم کیواسطے کھووے۔
دانشمندونکا قول ہے۔ کہ مرد آزاد اگر مفلس ہو تو بہتر ہے۔ بہ نسبت اس کے کہ صاحب دولت ہوکر کسی کی غلامی کرے۔

جو شخص کہ حلیم الطبع ہو اُس سے سخت پن اور بے ادبی نہ کرنا چاہئے۔
ہوشیار وہ شخص ہے جو کام کرنے سے پہلے اُس کا انجام سوچ لیوے۔ تاکہ آخر میں مشکل اور مصیبت کا سامنا نہ ہووے۔

دشمن کی مصیبت اور تکالیف پر خوش ہونا عقلمندوں کی شان کی خلاف ہے۔
ظالم کی مدد کرنا۔ اور اُس کی ساتھ نیکی کرنا خون خلق خدا گردن پر لینا ہے
تین چیزوں کا انسان پر سب سے بڑا اختیار ہے۔ ۱۔ عشق و محبت۔ ۲ بھوک و پیاس۔ ۳۔ غرض نفسانی۔

خدا اُس شخص سے بیحد ناراض ہوتا ہے۔ اور اُس پر عذاب کرتا ہے۔ جو اپنے محسن کی بدخواہی کرتا ہے۔ اور نیکی کے عوض بدی۔
جب عادت مستقل ہو جاتی ہے۔ پھر اُس کا چھوٹنا محال ہو جاتا ہے۔
آدمی چاہتا ہے کہ اپنے نقصان میں دوسریکو بھی شریک کرلے۔ مگر یہ نہیں پسند کرتا کہ اُسکے نفع میں غیر شامل ہووے۔

جب انسان میں ایک عیب پیدا ہو جاتا ہے۔ تو رفتہ رفتہ اُس میں دوسرے عیوب بھی ہو جاتے ہیں۔
جب انسانپر کوئی آفت آتی ہے۔ تو وہ تقدیر کا گلہ کرتا ہے۔ لیکن جب اُس کا کوئی کام بن جاتا ہے۔ تو اُسے اپنی دانشمندی پر محمول کرتا ہے۔
مطلب برآری کیواسطے تقدیر پر تکیہ لگا کر نہ بیٹھ رہنا چاہئے۔ بلکہ اُس کے واسطے دوڑ دھوپ اور کوشش بشرط ہے۔
اکثر مصیبتیں اور تکلیفیں جو دولتمندوں کو اٹھانی پڑتی ہیں۔ اُن سے غریب لوگ محفوظ رہتے ہیں۔

ایک یونانی حکیم کا قول ہے۔ کہ بات نا چاندی سے کم ہے۔ اور خاموشی سونے سے بھی بڑھکر ہے۔

کامیابی کے واسطے مستقل مزاجی شرط ہے۔

آدمی جب کسی کام پر کمر ہمت باندھتا ہے۔ تو اُسے کر گذرتا ہے ۔ ہمت مرداں مدد خدا

انسان کو کوئی نہ کوئی مفید کام جو اپنے آپکو یا کسی دوست کو فائدہ بخشے ضرور کرنا چاہیے

انسان ایک کھانیوالا پینیوالا اور سونیوالا جانور ہے۔ وہی عالم اسباب میں رکھا گیا ہے۔ اور تمام باتوں کے علاوہ اسمیں اِدراک بھی ہے۔ جو در اصل اس دنیا کے اسباب کو تلاش کرتی ہے۔ اور اپنے استعمال میں لاتی ہے۔

حضرت مسیح کا یہ قول ہے کہ اپنے پڑوسیوں کو پیار کرو جسطرح کہ تم اپنے آپ کو پیار کرتے ہو۔ اور وہی دوسرونکے ساتھ کرو۔ جو تم خاص اپنی ذات کیلئے چاہتے ہو۔

تمام فرائض سعادتمندی۔ فیاضی اور اخلاق پر محیط ہے۔

خوبی تقریر دو باتوں پر منحصر ہے ۔ ۱۔ اچھی طرح بولنا۔ ۲۔ اچھی طرح سننا۔

حسن اعتبار سے انسان ضرب المثل ہوتا ہے۔ اور حسن اخلاق سے زندگی عیش و آرام سے بسر ہوتی ہے۔

ہر ایک امر میں غور و فکر کرنا آدمی کو اعلےٰ درجہ کا وسیع النظر بنا دیتا ہے۔

ہر ایک چیز زائل و منتقل ہو سکتی ہے۔ مگر طبیعت اس سے مستثنےٰ ہے۔

ہر چیز سے حیلہ چل سکتا ہے مگر قضا و قدر کے سامنے بیکار ہے۔

دولت و نعمت کے تغیر کیلئے ظلم سے زیادہ کوئی چیز محرک نہیں ہے۔

ارسطو کا قول ہے کہ عوام الناس کی رفاہیت اور آرام و آسایش کیواسطے اس سے بہتر کوئی امر نہیں ہے۔ کہ حکام کریم النفس اور صلاح جُو ہوں۔ اور اُن کے لئے اس سے زیادہ کوئی شے ضرر رساں نہیں۔ کہ حکام مفسد ہوں۔ اسلئے کہ حاکم کا تعلق رعیت کے ساتھ ایسا ہی ہے۔ جیسا کہ روح کا تعلق جسم سے۔ کیونکہ بغیر روح کے جسم کی زندگی ناممکن ہے۔

رشک سے حتی الامکان احتراز کرنا چاہیئے لیکن اُس رشک کو اختیار کرنا چاہیئے جس سے اصلاح کی امید ہو۔

عالموں کی صحبت اور کتب حکمت کے مطالعہ سے مسرت بخش زندگی حاصل ہو سکتی ہے۔

ارسطو سے کسی نے دریافت کیا۔ کہ وہ کونسی چیز ہے۔ جو فی نفسہ عمدہ ہے۔ مگر اُس کے اظہار کی ممانعت کیگئی ہے۔ اُس نے جواب دیا۔ کہ "اپنے عمدہ خصایل اور عادات کی تعریف کرنا"

ہر جدید شے عمدہ ہوتی ہے۔ مگر دوستی جتنی پرانی ہوتی ہے اتنی بہتر ہوتی ہے۔

سب سے زیادہ کم عقل وہ شخص ہے۔ جو اپنے کو عقلمند اور صاحب فہم سمجھتا ہے زمانہ کی شکایت نہ کرنی چاہیئے۔ کیونکہ وہ خدا کے حکم سے پلٹتا ہے۔

جب زمانہ کروٹ لیتا ہے۔ تو ایک قوم پر ادبار آجاتا ہے۔ اور دوسری قوم کو ترقی نصیب ہوتی ہے۔

زن بدخصال شوہر کیلئے ایک عذاب سخت ہے ؎

اگر نیک بودے سر انجام زن زناں را مزن نام بودے نہ زن

وہ دشمن جو انسان کو اُس کے عیوب سے مطلع کرے اور اُسکی برائیاں ظاہر کرے۔ اُس دوست سے بہتر ہے۔ جو عیوب چھپانے کی کوشش کرے۔

عالموں کے سامنے اپنی لیاقت کا اظہار نہ کرنا چاہیئے۔ ممکن ہے کہ وہ ایسی بات ہم سے پوچھ بیٹھیں جو ہمیں نہ معلوم ہو۔

کسی بات کی دریافت میں شرم نہ کرنا چاہیئے۔

صحبت کا اثر سانپ اور بچھو کے اثر سے زیادہ تیز ہوتا ہے۔

جس سے زمانہ پھرتا ہے اُس کی ساری دنیا مخالف بن جاتی ہے۔

جو شخص تنہائی پسند ہوتا ہے۔ اُسے دنیا کے دوسرے غیر متعلق اور غیر ضروری تردوات اور تفکرات سے کوئی واسطہ نہیں رہتا

کمینوں کا احسان لینا اپنے کو ہر وقت اور ہمیشہ کیلئے زیر بار احسان بنانا ہے۔

اگر دولت قارون ہو۔ اور نیک کاموں میں نہ صرف کی جائے۔ تو وہ [illegible] پتھر سے بھی کم ہے
کم کھانا انسان کو تندرست رکھتا ہے۔ زیادہ کھانے سے قلب مرجاتا ہے۔
سخاوت اُسیکو کہتے ہیں۔ جو نیک کاموں میں کیجائے۔ اور غریبوں پر۔ نہ کہ فضول خرچی کو جو غیر مستحقین کو دیجائے۔
عادل اور ظالم دونوں مشہور ہوتے ہیں۔ لیکن عادل کا نام لوگ عزت سے لیتے ہیں۔ اور ظالم کے نام سے نفرت کرتے ہیں۔
دنیا دار الامتحان ہے۔ اگر انسان اس میں پاس ہوگیا۔ تو عقبے میں اُس کیواسطے ہمیشہ کے لئے عیش و آسایش ہے۔
بڑے آدمیوں اور امیروں کے دربار میں پہنچنے کیلئے وسیلہ درکار ہے
جو شخص ہمارا لحاظ کرتا ہے۔ اُس کا لحاظ ہمیں ضرور ہے۔
برائی کی جڑ پہلے ہی کاٹ ڈالنا چاہیئے۔ شیریں کلامی انسان کے دلوں کو مسخر کرلیتی ہے۔
طمع آدمی کو ذلیل و خوار کرتی ہے۔
دشمن کو دوست بنانیکے لئے تواضع چلتا ہوا نسخہ ہے۔
بخل وہ ہے کہ خود کھاوے نہ کسیکو دیوے۔
عجز و انکسار لایق آدمی کی نشانی ہے۔
آرایش و زیبایش عورتوں کو زیبا ہے۔
ظاہری عبادت مقبول نہیں۔
بُرا آدمی اپنے تمام خاندان کو بدنام کرتا ہے جس طرح ایک مچھلی سارے تالاب کو گندا کر دیتی ہے۔
نصیحت وہ کڑوی دوا ہے۔ جس سے مرض زائل ہوتا ہے۔ اور جو مریض کو صحت مند بنا دیتی ہے۔
صناعوں کی قدر و منزلت کرنی چاہیئے۔

مسافروں کی خاطر و مدارت کرنی چاہیئے - اور اُن کی عزت کرنا چاہیئے جہاں تک ہو پیغمبروں کا شعار رہا ہے -

قدیم نمک خوار باوفا اور نمک حلال ہوتے ہیں -

حاکم کو چاہیئے - کہ فیصلہ سوچکر کرے - تاکہ بے گناہ مفت میں سزا نہ پاسکے -

گھوڑے کیلئے مہمیز کی ضرورت ہے - اور عورت کیلئے مار کی -

حکمت عملی زور بازو سے بہتر ہے -

دولت شریف نہیں کر سکتی - اور اسیطرح افلاس کمینہ نہیں بنا سکتا -

قرض لیکر خواہش پوری کرنا افلاس لاتا ہے -

اپنے سے اچھوں کو حسد کی نگاہ سے نہ دیکھنا چاہیئے -

ممدوح کی مدح ہجو ملیح نہ ہووے - اس سے کہنیوالا خوشامدی سمجھا جاتا ہے -

شعر وہ ہے - کہ اُس کو کیفیت راسخہ ہو - جس کے ذریعہ سے وہ ایسے طریقہ سے جو بلغا کے نزدیک پسندیدہ ہے - اُس مطلب کو ادا کر سکے جسکا اظہار اُسے مقصود ہو -

خدا کی عطا کی ہوئی نعمتوں کا بیان نظم میں لکھنا حقیقی اور اصلی شاعری ہے -

چار چیزوں کو حقیر نہ سمجھنا چاہیئے - ۱ - دشمن - ۲ - آگ - ۳ - بیماری - ۴ - عقل -

یتیموں اور بیواؤں کی مدد کرو - اس سے خدا بہت خوش ہوتا ہے -

جو بویا جاتا ہے - وہی اُگتا ہے - اس لئے انسان کو چاہیئے - کہ نیک کام کرے تاکہ ویسا ہی پھل پاوے -

اگر حاکم تک رسائی ہو - تو غریبوں کی سفارش کرنا چاہیئے -

حضرت علی کا قول ہے - کہ مشورہ کر نیمیں خیر نہیں -

حضرت عمر فاروق کا قول ہے - کہ جب ایک بات پر چار متفق اور دو مخالف ہوں تو چار کے ساتھ اتفاق لازم ہے -

ارسطو کا قول ہے کہ ایک شخص کے ذمہ تمام قوانین اور مصالح ملکی کا بار ڈالدینا مصلحت اور دُور اندیشی کے خلاف ہے -

بادشاہ کو چاہیئے کہ قتل کے مقدمات قاضی کے حوالہ کرے۔ تا وہ شرعی طور پر فیصلہ کرے
بادشاہوں کی شوکت تین چیزوں سے ہوتی ہیں۔ ۱۔ رفاہ آمیز قوانین کے وضع کرنے سے۔ ۲۔ فتح ممالک سے۔ ۳۔ ویران ممالک آباد کرنے سے۔

ارسطو سے پوچھا گیا۔ کہ حرکت اقبال کی سست کیوں ہوتی ہے۔ اور حرکت ادبار کی تیز کیوں ہوتی ہے۔ اُس نے جواب دیا۔ کہ صاحب اقبال اوپر چڑھتا ہے۔ اسوجہ سے اسکی رفتار تیز نہیں ہوتی۔ اور بدبخت کی مثال ایک پتھر کی ہے۔ جو اوپر سے نیچے پھینکا جاتا ہے۔ اور بسرعت تمام تلے پہونچ جاتا ہے۔

سکندر کا قول ہے۔ کہ میں نے سلطنت کی لذت تین باتوں میں پائی۔ ۱۔ دشمن کو مغلوب کرنے میں۔ ۲۔ دوستوں کو بلند پایہ دینے میں۔ ۳۔ غربا اور محتاجوں کی حاجت روائی میں

تحصیل علم کو سب پر مقدم رکھنا چاہیئے۔ اور اس کے فراغت کے جائز طریقوں سے دولت حاصل کرنا چاہیئے۔ علم اور دولت دونوں ایک وقت حاصل ہونا غیر ممکن ہے

اگر علما خدا کے دوست نہیں تو عالم بھر میں کوئی خدا کا دوست نہیں۔

جو شخص دنیا کے واسطے تحصیل علم کرتا ہے۔ اُس کے دل میں علم جگہ نہیں پکڑتا۔

علم میں سفارش کی ضرورت نہیں۔ علما کا فرض ہے۔ کہ اُن کو جو کچھ آتا ہو۔ دوسروں کو بتائیں۔ علم کے دربار میں خاص و عام کی تفریق نہیں ہے۔

انسان جبتک زندہ ہے۔ عزت اور آبرو کیلیئے اسکو ایک اچھا مکان درکار ہے اگر ایسا مکان ملے تو خدائے رب لایزال کا شکر ادا کرنا چاہیئے۔ اور عاقبت کے مکان کیلیئے کوشش کرنی چاہیئے۔

کسی نامور کے حالات لکھو تو اُس کے وہ خصایل بھی لکھو جنہیں انسانی فطرت سے تعلق ہو۔ اس سے لوگوں کو اسکے اچھے کاموں میں تقلید کی خواہش ہوگی بخلاف اسکے اگر تم اسکو فرشتہ بنا کر پیش کروگے تو لوگ اس کے کاموں کی تقلید نہ کرینگے بلکہ وہ سمجھینگے کہ وہ فرشتہ صفت انسانی دایرہ سے باہر تھا۔ ہم انسان ہوکر اسکی تقلید کیسے کرسکتے ہیں۔

تحصیل علم کے لئے دلجمعی شرط ہے۔ اور دلجمعی [illegible] کرنے سے حاصل ہوتی ہے۔ اور تعلقات اُسوقت کم ہوتے ہیں جبکہ انسان غیر ضروری اشیا اپنے لئے اور غیر ضروری چھوڑ دے۔

جس شخص کو علم نے معاصی اور فواحش سے نہ باز رکھا۔ اُس سے زیادہ بدبخت اور زیان کار کوئی نہ ہوگا۔

جو شخص علم کا مذاق نہیں رکھتا۔ اس کے سامنے علمی گفتگو کرنا اُسکو اذیت دینی ہے۔

مذہبی تعصب سے خیالات پست ہوتے ہیں۔ تجارت کی آزادی مسدود ہوتی ہے اور اقوام کی باہمی ہمدردی اور اتفاق میں کمی واقع ہوتی ہے۔

پروفیسر بلیکی کا قول ہے۔ کہ ہر فرد بشر کو لازم ہے۔ کہ وہ ہمدردی کے تنگ حلقہ میں بند رہکر اوروں سے بلا وجہ نفرت اور تعصب نہ کرے۔

محنت شاقہ۔ استقلال اور عزم بالجزم کے سامنے افلاس کی سختیاں اور طالع کی نحوست گرد کی طرح اُڑ جاتی ہیں۔

نپولین کا قول ہے کہ جنگ میں بھی قوای جسمانی پر قوائے روحانی کا دس گنا اقتدار رہتا ہے۔

آدمی نیک چلنی کی راہ سے ایک وسیع اور اعلےٰ درجہ کی قوت اور اختیار تک پہونچ سکتا ہے۔ ہرچند کہ اس کی چال اس راہ میں بہت تیز نہ ہو۔ لیکن آخرکار وہ منزل مقصود تک ضرور پہونچیگا۔

عادتیں جب مستقل اور راسخ ہوجاتی ہیں۔ تو وہ خود بخود ظہور میں آنے لگتی ہیں اور ان کی ترقی اور قوت کا اُس وقت اندازہ ہوتا ہے۔ جس وقت اُسکے برخلاف کوشش کیجاتی ہے۔

بےجا خوشامد اور مبالغہ بُری بات ہے۔

تنہائی میں اپنے دوست کو ملامت کرنی چاہئے۔ لیکن مجمع عام میں اُس کی تعریف اور مدح کرنی مناسب ہے۔

ہوگا۔ اور اُن پر جتنا احسان کیا جائیگا اُتنے ہی وہ بُرائی کرنے پر آمادہ ہونگے۔

عاقل کے نزدیک ذلت سے موت کی سختی بہتر ہے۔

تعلّی کا ایک ٹکڑا اگر امن و آسایش سے ملتا جائے۔ تو اُس عیش سے بہتر ہے۔ جسکے بعد ندامت اُٹھانی پڑے۔

علما و فضلا کے گروہ سے تمہیں اس طرح ملنا چاہئے۔ کہ ان کے دل میں رقابت کا خیال نہ پیدا ہووے۔

دنیا کے طلب کی تین غرضیں ہوسکتی ہیں۔ ۱۔ عزت۔ ۲۔ ملک۔ ۳۔ مال اور بادشاہ کو یہ سب حاصل ہوتی ہیں۔ کیا خوب ہو۔ اگر وہ عمل صالح اور تقوے کو اختیار کرے تاکہ دین و دنیا دونوں میں وہ کامیاب رہے۔

علما کے گروہ کو انتظام امور ریاست سے بالکل مناسبت نہیں ہوتی۔

قوت حافظہ۔ بے نیازی۔ تواضع قناعت۔ زہد اور اتقا یہ سب اوصاف عالموں کے ہیں۔

بادشاہ کے پاس آمد و رفت کم کرنی چاہئے۔ اور اُس سے ہمیشہ اسطرح پُرخطر رہنا چاہئے جس طرح انسان آگ سے احتیاط کرتا ہے۔

بادشاہ اگر کسی کو عہدہ قضا پر مقرر کرنا چاہے۔ تو منظوری کے پہلے اُسے یہ دریافت کرلینا چاہئے۔ کہ وہ اس بار کو اُٹھا سکتا ہے۔ یا نہیں۔ اور کہیں یہ اُس کے طریقہ اتقا کے خلاف تو نہیں۔

جس عہدہ اور خدمت کی قابلیت موجود نہ ہو۔ اُسے منظور نہ کرنا چاہئے۔

اگر کوئی شخص شریعت میں کسی بدعت کا موجد ہو۔ تو اُسکی غلطی کا اظہار علانیہ طور سے کرنا چاہئے۔ تاکہ دوسروں کو اُس کی تقلید کی جُراءت نہ ہووے۔ اس بات کی پرواہ نہ کرنا چاہئے۔ کہ وہ شخص جاہ و حشم رکھتا ہے۔ کیونکہ اظہار حق میں خود اللہ مددگار ہوتا ہے۔

جو شخص بدکاریوں سے پاک کاروبار میں منصف۔ بات کا پکا۔ اتحتوں پر مہربان۔ مستقل مزاج اور بڑے کاموں میں ہمیشہ دلیری سے مستعد ہو۔ وہی شریف ہے۔

شریف کا امتحان بیسیوں طرح ہوسکتا ہے۔ ایک طریقہ یہ ہے۔ کہ تم دیکھ لو۔ وہ اپنے

آدمی تین قسم کے ہوتے ہیں۔ ۱۔ کامل۔ ۲۔ کاہل۔ ۳۔ لاشئے۔ کامل وہ صاحب الرائے ہے جو لوگوں سے مشورہ لے اور اُن کی رائے کا موازنہ کرے۔ کاہل وہ ہے جو اپنی رائے پر چلے۔ اور دوسروں سے مشورہ نہ لیوے۔ لاشئے وہ ہے۔ جو نہ اور دوسرے رائے لے۔ نہ خود عقل وسمجھ رکھتا ہو۔

جو شخص کہے میں عالم ہوں وہ جاہل ہے۔ اور جو کوئی کہے میں جنّتی ہوں وہ دوزخی اور جہنمی ہے۔

حضرت عمرؓ کا قول ہے کہ اگر کوئی عامل میرے عاملوں میں سے کسی پر ظلم کرے اور مجھکو اسکے ظلم کی اطلاع دیوے اور میں اسکی اصلاح نہ کروں۔ تو گویا وہ ظلم خود میں نے کیا رعب قایم رکھنا چاہیئے۔ مگر نہ اتنا کہ سنجر بجبر ہو۔ اور اخلاق ونرمی کرنی چاہیئے۔ مگر نہ اسقدر کہ حکومت میں سستی اور بے رعبی ہووے۔

جب دولت کو مناسب طور سے کام میں لایا جاتا ہے۔ تو اس سے نہایت قوت حاصل ہوتی ہے۔

کسی خودساختہ اور عالی مرتبہ آدمی کی سوانح عمری اس غرض سے لکھی جاتی ہے۔ کہ ہر زمانہ کے نوعمر نوجوان جو ترقی کی راہ پر چلنے کے لئے تیار ہیں۔ اُسکو اپنا رہبر بنائیں انسان کو چاہیئے۔ کہ اپنے سے زیادہ علم وفضل والے کی عزت کرے تاکہ وہ لوگ جو اُس سے کم ہیں اُسکی عزت کریں۔

اگر کسی کو نصیحت کرنی ہو۔ تو بہتر ہے کہ تنہائی میں کہے سُنے۔ ورنہ مجلس عام میں شاید وہ آزردہ خاطر ہو جائے اور اُسپر عمل نہ کرے۔

جاہل سے گفتگو نہایت نرمی سے کرنی چاہیئے جسطرح کہ طبیب بیمار سے بات کرتا ہے ایک بزرگ نے کسی کو نصیحت کی تھی۔ کہ یاد رکھ۔ جمع کر۔ مضبوط کر۔ دور رہ۔ مل چھپاؤ۔ دے۔ لے یعنی خدا کو یاد رکھ۔ علم جمع کر۔ دین مضبوط کر۔ بروں سے دُور رہ نیکوں سے مل۔ دوسروں کے عیب چھپاؤ۔ مظلوم کی داد دے۔ آخرت میں نیکیوں کا اجر لے۔

اگر حیاء نہ ہوتا تو نظام عالم میں بہت بڑا فساد اور خلل واقع ہوتا۔
جس بوڑھے شخص میں عقل نہیں وہ ایک چشمہ بے آب ہے۔ جس نوجوان میں ادب نہیں وہ ایک باغ ہے جسمیں پھل نہیں ہوتے۔ جس درویش میں معرفت نہیں وہ چشم کور ہے جس عالم میں تقوے نہیں۔ وہ شتر بے مہار ہے۔ جس صاحب جمال میں حیا نہیں وہ پھیکا سالن ہے۔ جس بادشاہ میں عدل نہیں وہ ایک ابر ہے جس سے زراعت کو کوئی فایدہ نہیں پہونچ سکتا۔
انسان اپنے معاملات کو اس طریقہ پر رکھے کہ جس سے اسکے شرکاء ناخوش نہ ہوں

پیسہ اخبار لاہور

ہفتہ وار پیسہ اخبار میں ہفتہ بھر کے تمام ضروری حالات پڑھنے والے کے لئے زرّیں کیمیا ہے ہاور انگریزی عربی ترکی وغیرہ اخبارات کے بہترین مضامین درج ہوا کرتے ہیں اور جسکو تمام اُردو اخبارات سے زیادہ وسعت اور تازہ خبر ہیں ہم پہنچانیکا فخر حاصل ہے جو باوجود اپنی نہایت ارزان قیمت اور ہر دلعزیز پالیسی کے ہندوستان بھر کے تمام اُردو اخبارات سے زیادہ چھپنے والا ہے قیمت معہ محصولڈاک فقط اڑھائی روپے (۲ عہ) پیشگی قیمت کی وصولی پر پیشی ایک نادر کتابیں ہر ایک خریدار کو مفت ملتی ہیں۔

انتخاب لاجواب

دُنیا کے تمام نہایت دلچسپ اخبار وں ، مفید کتابوں اور تحریروں کا عطر مجموعہ جس میں ہزاروں ایسے قیمتی علمی اور عملی مضامین واجب الاداو تعلیم کیلئے درج ہوتے ہیں کہ جو اور کسی ذریعہ اور زبان میں حاصل نہیں ہو سکتے ہندوستان میں کوئی بھی اس قسم کی کوئی کتاب یا رسالہ نہیں چھپتا اُردو زبان میں بے نظیر چیز ہے ناظرین میں کئی قسم کے انعام تقسیم ہوتے ہیں اور نامہ نگاروں کو معاوضہ دیا جاتا ہے ہفتہ وار حجم ۲۴ صفحہ کلاں قیمت معہ محصولڈاک چار روپے (للعہ)

روزانہ پیسہ اخبار

روزمرّہ تازہ بتازہ تاربرقیاں نہایت عمدہ اور تازہ ترین خبریں دیتا ہے ہر روز علاوہ دیگر تصاویر کے ایک نہایت دلکش کارٹون ہوتا ہے جو کسی روزانہ اخبار میں نہیں ہوتا۔ اس وقت تمام اُردو اخبارات میں مسلم لیڈر ہے قیمت سالانہ پندرہ روپے ماہوار سوا روپیہ +

بچوّں کا اخبار

انگلستان اور امریکہ میں کم از کم ایک سو اخبار بچوں کی تعلیم و تربیت کے متعلق شائع ہوتے ہوں گے مگر افسوس کہ تمام ہندوستان میں ایسا ایک اخبار یا رسالہ بھی شائع نہیں ہوتا اس کمی کو پورا کرنے کیلئے بچوں کا اخبار بڑی آب و تاب کے ساتھ کارخانہ پیسہ اخبار سے ماہوار شائع ہوتا ہے اور اسے ملک کے تمام اخبارات و اہل الرائے لوگوں اور محکمہ تعلیم کے اکثر افسروں نے بچوں کے اخلاق آداب و تعلیم و تربیت کیلئے نہایت مفید تسلیم کیا ہے۔ کوئی بال بچہ والا گھر اس سے خالی نہ رہے۔ قیمت سالانہ معہ محصولڈاک دو روپے چھ آنے (۲ عہ) +

(درخواستوں کا پتہ منیجر پیسہ اخبار لاہور)